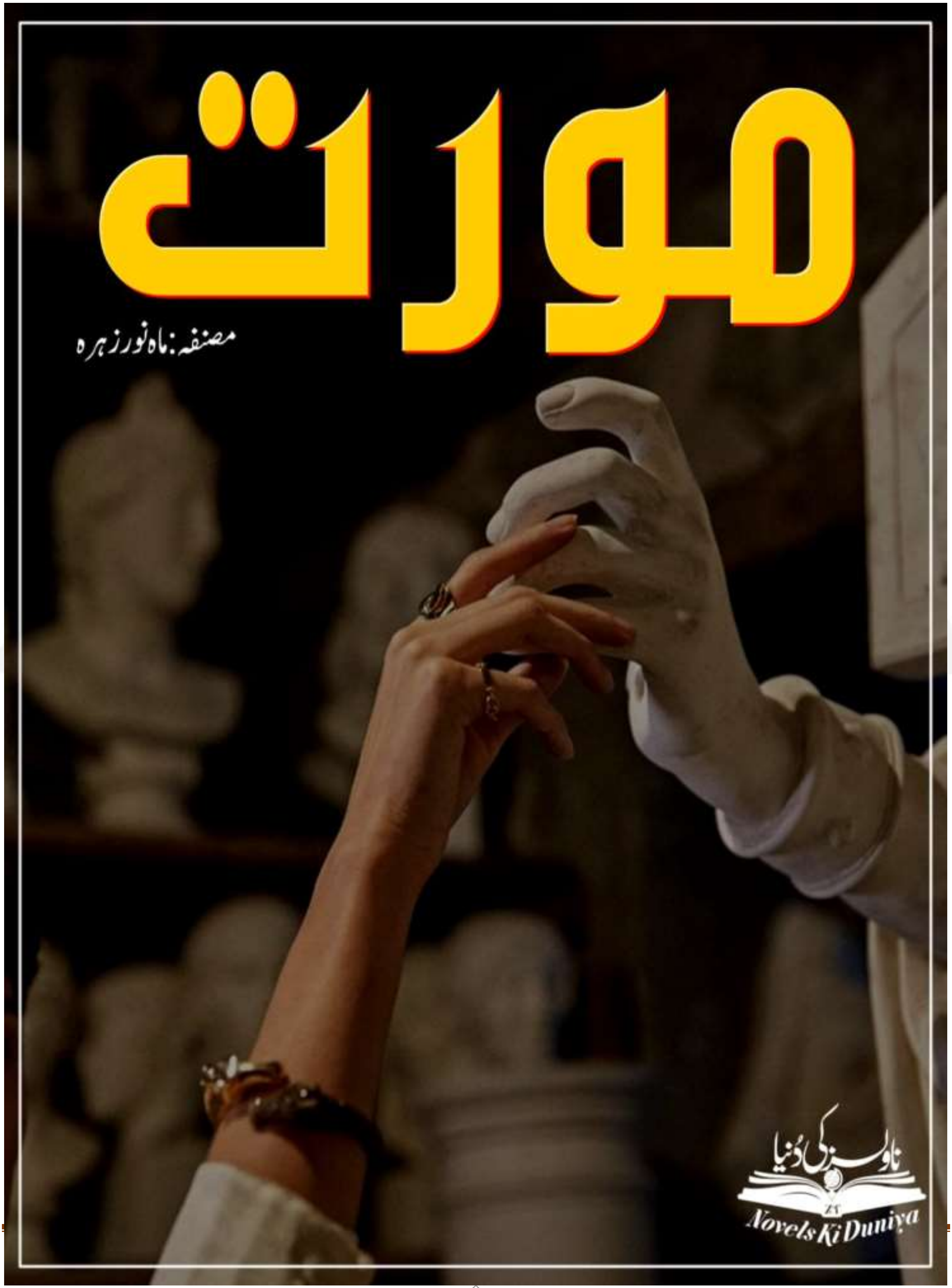
مورت
مصنفہ: ماہ نور زہرہ
ناولز کی دنیا
Novels Ki Duniya

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسلامُ علیکُم احباب----- "

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مورت

از قلم: ماہنور زہرہ

"باب 7: یادِ ماضی عذاب ہے یا رب"

قسط نمبر: 7

تیز دھوپ سفید ستوں پر پڑتی اس کا رنگ چمکا رہی تھی۔ صبح ہی حمدان کا نیا سیاہ لیبراڈار آیا تھا۔ ویگو روش پر چلتی ہوئی سفید ستونوں کے سامنے رکی۔ عفان اور حمدان نارمل تاثرات کے ساتھ گاڑی سے اترے تھے جبکہ آزان تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ گاڑی سے اترا تھا۔ روش کے دائیں جانب بنے لان میں چھتری نما یلو شیڈ کے نیچے آنکھوں سے کھیرے اٹھاتی شاہ تاج نے مسکرا کر حمدان کو ہاتھ ہلایا تھا جو جواباً ہاتھ ہلا کر بیرونی سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہ تاج نے آزان کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بُلایا تھا۔سلک کی فراک کو ٹھیک کرتے ہوئے انہوں نے کھیرے پلیٹ میں رکھے اور مسکرا کر آزان کو اپنی جانب آتا ہوا دیکھنے لگی۔اتوار کے دن کے باعث سب قصر میں موجود تھے۔

کیسی ہیں آپ؟"بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے آزان نے چھتری کی ستون سے شانہ ٹکایا۔

"میں ہمیشہ کی طرح ینگ اور اسمارٹ۔"انہوں نے کندھے اچکا کر نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"پر تم مجھے ینگ اور فریش نہیں لگ رہے۔کیا میں نے غلطی کر دی تمہیں وہاں بھیج کر؟"انہوں نے بغور آزان کے ماتھے کے بل دیکھے تھے جو سر جھکائے جوگرز سے فرش پر لکیریں کھینچ رہا تھا۔

"آپ نے غلط نہیں کیا۔"اس نے آہستہ سے کہا تھا،"بلکہ بہت اچھا کیا مجھے بھیج کر۔"اس نے مسکرا کر سر اٹھایا۔

شاہ تاج نے سر کو خم دے کر اس کا شکریہ وصول کیا۔

"ہماری جو نیو مل وہاں بنے گی تم لوگوں کی غیر موجودگی میں کانٹریکٹ سائن ہوچکا ہے۔اگلے مہینے سے کنسٹرکشن شروع ہو جائے گا۔جنید کو لگا کہ عفان کو تم لوگوں کو سپر وائز کرنا چاہیے سو وہ وہاں آگیا۔"ہوا ان کے بال اڑاتی گالوں کو چھو رہی تھی۔

آزان سر کو جھٹکا دے کر نیلے آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔اس نے پتلا سا بلیک رنگ کا جیکٹ پہن رکھا تھا۔حسد آہستہ آہستہ اسکا ذہن اور دل آلودہ کر رہا تھا۔

"نیو ائیر آنے والا ہے۔سب کے ذہنوں میں پہلا نام تمہارا گونجا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں۔میں کچھ پلان نہیں کرنے والا۔"چہرہ موڑے بغیر آزان نے فوراََ انکار کیا تھا۔

"گڈ۔میں بھی یہی چاہتی ہوں۔"بالوں کو کان کے پیچھے کرتی شاہ تاج اٹھی تھی،"مجھے اچھا نہیں لگا مگر میں خاموش رہی کیونکہ میں چاہتی ہوں سب تمہارا انکار تمہارے منہ سے سنے۔"آزان کے قریب رکتے ہوئے انہوں نے نرمی سے آزان کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

آزان نے نظریں ترچھی کر کے انہیں دیکھا تھا۔

"سب کو پتا ہو کہ آزان لا ابالی بچہ بالکل بھی نہیں ہے۔آزان اپنے معاملے،مسائل خود سلجھا سکتا ہے۔آزان سمجھدار ہے۔تم اپنے لیے اسٹینڈ لو ورنہ جیند کا عفان پر حد سے زیادہ بھروسہ تمہارے لیے نقصان دہ ہوگا۔اپنی اہمیت جتاؤ۔"

آزان بے تاثر نگاہوں سے انہیں دیکھتا ہوا دل ہی دل میں ان کی بات کی تائید کر رہا تھا۔شاہ تاج چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دھوپ درختوں کی اوٹ سے نکلتا،انسان حتیٰ کہ ہر ذی روح کا سایہ بناتا نیوز چینل کی بلڈنگ کے بورڈ پر پڑ رہا تھاجہاں بڑا بڑا **'پرائم نیوز'** لکھا ہوا تھا۔بلڈنگ کے اندر آج کے شیڈولڈ پروگرامز پر ڈسکشن ہو رہی تھی،تیاریاں ہو رہی تھی۔ٹیکنیکل اسٹاف کیمرہ اور لائٹنگ سیٹ کر رہا تھا۔

خالی آفس میں منتہا لیپ ٹاپ سے دیکھتے ہوئے کی پوائنٹس پیپر پر لکھ رہی تھی۔اس نے بغیر آستین والا پنک سویٹر زیب تن کر رکھا تھا۔بال اب گردن سے زرا نیچے چلے گئے تھے جنہیں اس نے کس کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فرنچ چوٹیاں میں گوندھا تھا۔پچھلے کچھ ہفتوں کے بر عکس اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔فارض کے ساتھ مل کر وہ نورین سے مل چکی تھی۔کیس عدالت میں چل چکا تھا جبکہ مغیث بلوچ ضمانت پر رہا تھا۔منتہا اس کی ہر ممکن مدد کر رہی تھی۔آج کا انٹرویو بھی اسی نے شیڈول کیا تھا۔

یشفین گھنگھریالے بال کیچر میں باندھے،کریم کلر کی شرٹ پہنے،میز کے دوسری طرف سر براہی کرسی سے پشت لگائے،مسکراہٹ دبائے ٹکا ٹک موبائل کی اسکرین پر انگلیاں چلا رہی تھی۔روز وہ خود سے عہد کرتی کہ آج ہی وہ اپنا فیک فیس بک اکاؤنٹ ختم کر دیگی مگر روز اس کا نیا میسج اس کا ارادہ کل تک کے لیے ٹال دیتا تھا۔منتہا نے کن انکھیوں سے اسے مسکراتا ہوا دیکھ لیا تھا۔

"کوئی ہے مسکراہٹ جس کی لبوں سے چپک گئی ہے۔"سر جھکائے،کاغذ پر الفاظ گھسیٹتے،منتہا نے شعر کے انداز میں جملہ کہا تھا۔

"بال روکھے ہورہے ہیں تمہارے۔"موبائل آف کر کے میز پر رکھتے ہوئے یشفین نے مصنوعی اچنبھے سے منتہا کو دیکھا۔

منتہا نے پین کاغذ پر رکھتے ہوئے گال کو چھوتی لٹ کو دو انگلیوں سے آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔

"ہاں اسپلٹ اینڈز نکل آئے ہیں۔"

"چہرہ بھی دیکھو۔موئسچرائز نہیں کرتی تم؟"

"کئی ہفتوں سے فارض کے ساتھ باہر کی بھاگ دوڑ میں دھوپ کی وجہ سے اسکن کی یہ حالت ہوئی ہے۔"منتہا نے واقعتاً اس کی بات کا اثر لیتے ہوئے کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"فارض کتنا سوئیٹ ہے نا۔"یشفین نے آنکھیں پٹپٹا کر فارض کی تعریف کی تھی،"کیسے تمہارا ساتھ دے رہا ہے۔"

"وہ تو ہے۔"منتہا نے مسکرا کر کندھے اچکائے تھے۔

"ان کچھ ہفتوں میں۔یعنی کہ تم لوگ چوبیں میں سے آٹھ گھنٹے تو ساتھ ہوتے ہو تو فارض نے کچھ کہا تم سے؟"یشفین نے کرسی پر آگے ہوتے ہوئے رازدارانہ انداز میں پوچھا۔

"کچھ کہنا تھا اس نے؟"منتہا نے نا سمجھی سے یشفین کو دیکھا۔

یشفین نے بدمزہ ہو کر منتہا کو دیکھا تھا،دل چاہا کہ فارض کو دو تھپڑ لگا کر ہوش ٹھکانے لے آئے۔

"اوہ کہیں میری وجہ سے وہ گھر کو وقت نہ دے پا رہا ہو اور مجھے کہہ نہ پا رہا ہو۔اس سے انکار بھی تو نہیں ہوتا نا۔میں خود آج اس سے بات کروگی۔"منتہا نے بیچارہ سا منہ بناتے ہوئے افسوس کیا۔

(زوٹوپیا کا اسلوتھ کہیں کا۔کل کو منتہا کی شادی میں کرسیاں لگانے پہنچ جائے گا لیکن برات لے کر نہیں جائے گا) یشفین نے غصہ ضبط کرتے ہوئے سوچا۔

"جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے۔۔باغ تو سارا جانے ہے۔"یشفین نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے افسوس سے شعر پڑھا۔

"ہیں؟"منتہا نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا،"کہیں یر غمال کمال کی جدائی میں شعر پڑھنا تو نہیں سیکھ لیے۔"منتہا نے شرارتاََ کہتے ہوئے آنکھ دبائی،"ویسے یہ یر غمال کمال۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یشفین کی گھوری پر منتہا نے جملہ درست کیا،"کمال بھائی کے کیا حالات ہیں؟کانٹیکٹ ہوا؟ویسے مجھ سے ملوانا اس کو ایسا اس کا دماغ درست کروگی کہ پھر کبھی یوں غائب نہیں ہوگا۔"

(تم سے تو اسے ملوا چکی ہوں)یشفین نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔

"یرغمال کمال سے۔۔۔"یشفین نے زبان کو بریک لگا کر بے یقینی سے منتہا کو دیکھا تھا جو مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہی تھی۔

آنکھیں چار ہونے پر دونوں کھل کر ہنسی تھی۔

"تم دیکھنا تمہارے شوہر کا بھی ایسے ہی بھونڈا نام رکھوگی جیسے کہ لاچار فارض۔کاہل حارث۔"انگلیوں پر گنتے ہوئے یشفین اس کو چڑانے لگی۔

"لاچار'کاہل کیوں؟تمہارے والے کے کرتوت ہی ایسے ہیں کہ بھائی کہنا اس لفظ کی توہین ہے۔"منتہا ، یشفین کی سنجیدہ صورت اور پیپر ویٹ کی طرف بڑھتی انگلیوں کو دیکھ کر متوقع وار سے بچتے ہوئے اٹھی تھی۔،"سو ان پر یرغمال کمال ہی سوٹ کرتا ہے۔"

کاغذ ہاتھ میں اٹھائے منتہا جھپاک سے آفس سے نکلی تھی۔

اس کے جاتے ہی یشفین کے مصنوعی تنے تاثرات ڈھیلے ہوئے تھے تو چند پل وہ یونہیں اس نام کو دہرا دہرا کر ہنسنے لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مرغی بھاگتے ہوئے مٹی کے پیالے کی طرف دوڑی جہاں کچھ دیر پہلے وانیہ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ڈال چکی تھی۔وہ مسکراتے ہوئے ایک سائیڈ پر کھڑی مرغی اور اس کے بچوں کو دیکھ رہی تھی جو بڑے ہو چکے تھے۔بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے،دھوپ کے باعث آنکھیں چھوٹی کیے وہ ان کو پیالے سے روٹی چونچ میں پکڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"وانیہ آ کر ابا میاں کے کپڑے تہہ کر کے بیگ میں رکھ دو۔"فاطمہ نے لاؤنج کی کھڑی کھول کر وانیہ کو آواز دی۔

وانیہ کے ماتھے پر پُر سوچ لکیریں نظر آ رہی تھی۔ہاتھ پشت پر باندھے وہ بیرونی سیڑھیاں عبور کر کے اندر آئی۔

"بیگ میں کیوں رکھوں؟"کچن کے دروازے میں کھڑے ہوتے ہوئے وانیہ نے ماں کی پشت کو دیکھا۔

"لیہ جا رہے ہیں۔"آٹا گوندھتے ہوئے انہوں نے جواب دیا،"ان کے ماموں زاد بھائی کا انتقال ہوا ہے جلدی کرو وہ کالج سے آنے والے ہیں۔"گوندھا ہوا آٹا دوسرے برتن میں منتقل کرتے ہوئے انہوں نے اسے جھاڑا۔

آئرن اسٹینڈ پر کپڑے پھیلائے وانیہ فاطمہ کی معیت میں کپڑے تہہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"یہ بازو ایسے تہہ کرتے ہیں۔۔۔"

"ہک ہا یہ کیا کیا ہے؟۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ کالر کیسے توڑ کر رکھ دیے ہیں تم نے؟"

بس۔وانیہ نے فوراََ ہاتھ روکے۔

"امی آپ سلیقے کے نام پر بدلہ لے رہی ہیں مجھ سے۔نہیں ہوتے سلیقے سے کپڑے تہہ۔"شلوار اسٹینڈ پر چھوڑ کر وانیہ پھولا منہ بنائے دور ہٹ گئی۔

"تو تم کبھی یہ کام نہیں سیکھو گی؟بس کپڑے ٹھونس دو گی بیگ میں؟ایسے تو بیگ میں کبھی جگہ نہیں بنے گی۔ابھی تو ان کا شیونگ کا سامان،چارجر،ٹوتھ برش،ٹوتھ پیسٹ ،صابن ،شیمپو اور عطر بھی رکھنا ہے۔وہ کیسے رکھیں گے اگر کپڑے سلیقے سے تہہ نہیں ہونگے۔"فاطمہ پہلو پر ہاتھ رکھے اسے لتاڑ رہی تھی۔

"اللہ۔اب یہ سب بھی رکھی جائیں گی؟"وانیہ تقریباََ چیخ اٹھی تھی۔"میزبانوں کے ہاں صابن اور شیمپو نہیں ہونگے"!

"تو اسکا مطلب یہ کہ مہمان بوجھ بن جائے۔وہ مرگ والے گھر میں جا رہے ہیں،وہاں پہلے ہی اتنے مہمان ہونگے اور وہ لوگ بھی میزبان کے گھر کا صابن،شیمپو کا بے دریغ استعمال کر رہے ہونگے تو ہم بھی ان کا خرچہ کریں۔یہ میزبان کی بڑائی ہوتی ہے کہ وہ مہمان کا خیال رکھنے کی خاطر ہر چیز مہیا کرتا ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ مہمان اخلاقی فرض نہ نبھائے۔وہ اچھا کرتے ہیں کہ ضرورت کا سامان لے کر جاتے ہیں۔"فاطمہ شلوار کو تہہ کرتے ہوئے نرمی سے سمجھا رہی تھی۔

"دیکھا کیسے تہہ کیا میں نے؟چلو آؤ یہ والی تم کرو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیچھے ہٹتے ہوئے انہوں نے وانیہ کو ابرو اچکا کر آگے بڑھنے کا اشارہ کیا جو ہونقوں کی طرح کھڑی تھی۔لاؤنج کے گلاس ڈور سے ٹیک لگائے وہ شیشے پر انگلیاں پھیرتے صرف ماں کو سن رہی تھی دیکھ تو وہ سکی ہی نہیں تھی۔

"آ۔۔۔آپ نے سالن دم پر رکھا تھا کیا؟بو آ رہی ہے۔"ناک سے سانس کھینچتے ہوئے سونگھنے کی اداکاری کرتے ہوئے 'وانیہ نے ماں کا دھیان بٹایا۔

"ارے ہاں۔میں دیکھ کر آتی ہوں۔یا اللہ۔"ماتھے پر ہاتھ مارتے وہ تیزی سے کچن کی طرف بھاگی تھی۔

وانیہ کے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکان ابھری تھی۔آنکھیں شلوار پر گاڑھے وہ مکمل فوکس شلوار پر رکھے ہوئے تھی۔شہادت کی انگلی دائیں سے بائیں ہلاتے ہی شلوار خود بہ خود تہوں میں ڈھلنا شروع ہوئی۔وہ کسی میوزک انسٹرکٹر کی طرح انگلیوں کو جنبش دے رہی تھی۔شلوار ترتیب سے تہہ شدہ حالت میں آئرن اسٹینڈ پر نظر آ رہی تھی۔وانیہ نے فخریہ اپنے نادیدہ کالر جھاڑے تھے جب فاطمہ کی راہداری سے آواز ابھری۔

"اچھا ہوا وقت پر یاد دلا دیا تم نے ورنہ سالن جل جاتا تو با۔۔۔"آئرن اسٹینڈ پر سلیقے سے تہہ شدہ شلوار کو دیکھ کر ان کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

انہوں نے حیرانی سے وانیہ کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے مسکرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اتنی بھی پھوہڑ نہیں ہو۔جانتی ہوں'جانتی ہوں آپ امپریس ہیں مگر ہماری مائیں کبھی بیٹیوں کی تعریف نہیں کریگی۔"مسکراتے ہوئے ماں کے قریب آ کر ماں کا شانہ تھپتھپایا"میں ابا میاں کے روم سے ٹوتھ برش وغیرہ لاتی ہوں تب تک آپ تسلی کر لیں یہ میں نے ہی تہہ کیا ہے۔"

چہرے پر فخریہ مسکراہٹ سجائے وہ سیڑھیوں کی طرف مڑی۔فاطمہ ہونٹوں پر انگلی رکھے واقعتاً امپریس نظر آرہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سبزہ زار میں ہی شام کی چائے کا اہتمام کیاگیا تھا۔دھوپ تقریباً رخصت ہونے کو تھی۔نور سبزہ کے ایک طرف گونگی کے ساتھ فٹ بال کھیل رہی تھی۔سفید ستونوں سے دور طویل میز پر ملازمائیں چائے کے ساتھ پیٹیز،سینڈوچز اور بسکٹس رکھ رہی تھی۔عفان،جنید اور حمدان پہلے ہی میز کے گرد کرسیاں گھسیٹ کر بیٹھ چکے تھے جبکہ شاہ تاج غزالہ کے ساتھ آہستہ آہستہ واک کرتے ہوئے میز کی طرف آرہی تھی۔ڈائی شدہ بالوں کو پونی میں باندھے،سائیڈ سلٹ لمبی سی قمیض پہنے وہ غزالہ کے بہ نسبت جوان لگ رہی تھی۔

"حمدان کے بقول آزان وہاں ورکرز کے سامنے اس سے بدتمیزی سے پیش آیا تھا۔"شاہ تاج کے قریب آتے ہی جیند نے بلند آواز میں کہا۔

حمدان باؤل سے مکس ڈرائی فروٹ کی مٹھی بھرتا منہ میں رکھنے لگا جیسے شکایت لگا کر تسلی ہوگئی ہو۔

"اچھا۔کس بات پر؟"حمدان کے برابر میں کرسی گھسیٹتے ہوئے انہوں نے حیرانی سے جنید کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

غزالہ نور کو آواز دیتی ہاتھ کے اشارے سے پاس بلا رہی تھی۔

"وہاں کسی ورکر نے حمدان کی چھوٹی سی بات پر اس سے بدتمیزی کر لی اور آزان خدائی فوجدار بن گیا۔میں نے آپ سے کہا بھی تھا اسے نہ بھیجے۔مجھے اس کا پتا ہے وہ بہت امیچور ہے۔اس کا رجحان دیکھتے ہوئے میں نے اسے بزنس کی طرف آنے نہیں دیا۔وہ مستقل مزاج لڑکا نہیں ہے اور ایسے لوگ کبھی بزنس نہیں کر سکتے۔"انہوں نے افسوس سے سر جھٹکا۔

ملازمہ نے آگے بڑھ کر جنید کی پیالی میں چائے انڈیلنا شروع کی۔

"وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔"عفان نے کہتے ہی نور کو اپنے طرف آنے کا اشارہ کیا۔

"عفان ٹھیک کہہ رہا ہے۔اب اسکا مزاج بدل رہا ہے۔شوق تو کسی عمر میں بھی بدل سکتے ہیں اب اس میں بھی تبدیلی آرہی ہے۔"غزالہ نےشاہ تاج کے برابر بیٹھتے ہوئے فوراََ سے بیٹے کی تائید کی۔

"کیا تبدیلی آرہی ہے۔ابھی کچھ مہینوں پہلے پیسے مانگ رہا تھا کہ پرائیویٹ جیٹ میں صرف دو دنوں میں پوری دنیا کا چکر لگائے گا،گینیز میں نام بنائے گا۔ہانہہ ،مزاج بدل رہا ہے۔"جنید نے سر جھٹکتے ہوئے چائے کی پیالی لبوں سے لگائی۔

نور چھلانگ لگاتے ہی باپ کے گود میں بیٹھ گئی۔شاہ تاج ڈائیٹ بسکٹ کھاتے ہوئے انہیں سن رہی تھی۔ملازمائیں میز کے گرد بیٹھے نفوس کی پیالیوں میں چائے بھرنے لگے۔

"ارادہ اب بھی نہیں بدلا۔"ٹراؤزرز پر رف سی شرٹ پہنے،گھنے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔چہرے پر اسپاٹ تاثرات لیے وہ قریب آیا اور عفان کے قریب کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

دسمبر کا موسم اچھا خاصہ ٹھنڈا تھا۔ہلکی ہلکی ہوا سب کو ٹھٹھرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

"کس نے کہا شوق پورا کرنے سے کوئی امیچور لگتا ہے۔"عفان کے برابر میں بیٹھے باپ کو دیکھتے ہوئے آزان نے جلے ہوئے انداز میں کہا۔

"کبھی تم انجینئر بنناچاہتے تھے کبھی کرکٹر ،کبھی سیاستدان، کبھی انٹیریئر ڈیزائنر۔ایک سال بی ایس فزکس میں گزارا،وہاں مزہ نہ آیا تو لاء میں چلے گئے۔اب کل نیو ایئر کی پارٹی میں صاحب بہادر نئی تھیم انٹروڈیوس کرینگے اور گرینڈ پارٹی رکھے گے۔انسان کے ایکشن اور اس کے فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کتنا مستقل مزاج ہے۔"جنید نے بسکٹ چائے میں ڈبوتے ہوئے طنز یہ کہا تھا۔

شاہ تاج چائے کی چسکیاں بھرتی ان کے مکالمے سے محظوظ ہو رہی تھی جبکہ عفان کوفت کا شکار ہورہا تھا۔نور نے سینڈوچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ،کانٹے میں ایک ٹکڑا پھنسا کر آزان کی طرف بڑھایا۔آزان جو کچھ سخت کہنے والا تھا ،رک کر چہرے پر بمشکل مسکراہٹ سجاتے ہوئے نور سے سینڈوچ کا ٹکڑا منہ میں لیا۔تیزی سے چباتے ہوئے نوالہ فوراََ ہی نگل گیا۔حمدان بھی ماں کی طرح سینڈوچ اور ان کے مکالمے سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"اگر بچے کو کوئی فیلڈ پسند نہ آئے تو وہ چھوڑ سکتا ہے اس میں مستقل مزاجی والی کیا بات ہے۔اگر آپ کو عفان پارٹ ٹو چاہیے تو میری طرف سے معذرت ہے کیونکہ عفان بھی آپ کے ہاں ایک ہی پیدا ہوا تھا اور آزان بھی۔آپ آزان کو عفان بنانے کی کوشش مت کریں۔"آزان نے غصہ ضبط کرتے ہوئے لہجے کو حتیٰ الامکان ہموار رکھنا چاہا۔

غزالہ نے دہل کر بیٹے کو دیکھا تھاجبکہ عفان نے حیرت سے بھائی کو گردن موڑ کر دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم عفان بن بھی نہیں سکتے۔"جنید کے سخت لہجے سے آزان کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔اس نے نظروں کا رخ شاہ تاج کی طرف موڑا جو ترحم بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔آزان نے لب بھینچ لیے تھے ،کیا عفان کے ہوتے ہوئے اس کی مختلف شخصیت کسی کو نظر آئیں گی؟اس نے ایک بار پھر سوچا تھا۔

"یہ creativity ہے،اسکل ہے میرا کہ میں پارٹیز ارینج کرنا جانتا ہوں نا کہ آپ اسے طعنہ بنائے۔ہر انسان ایک ڈگر پر نہیں چلتا کہ باپ ڈاکٹر ہے تو بیٹا بھی ڈاکٹر بنے۔ہم مختلف کام بھی کر سکتے ہیں،وہ کام جس کو کرنے سے ہم سیٹسفائیڈ ہو۔اور میں آپ سب کو بتاتا چلوں کہ میں اب سے پارٹیز ارینج نہیں کرونگا۔اس لیے نہیں کہ آزان ان گائیڈ لائینز کو فالو کریگا جو آپ کی نظر میں اسے معتبر بنائے بلکہ اس لیے کہ آزان نے اپنے لیے ایک گول سیٹ کر لیا ہے۔میں آپ کو بزنس مین بن کر دکھاؤنگا،اچھا پراسیکوٹر بھی اور گینیز ورلڈ ریکارڈ بھی۔"کرسی دھکیلتے ہوئے دل کا کرب دبائے،آزان نے چبا چبا کرالفاظ ادا کیئے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا بیرونی سیڑھیاں عبور کرتا اندر داخل ہوا۔

چائے کی میز پر خاموشی چھا گئی تھی۔عفان سست ہاتھوں کے ساتھ بیٹی کو سینڈ وچ کھلاتا خود میں خود کو چور محسوس کررہا تھا۔کیا پاپا کا بیٹوں کے بیچ امتیاز برتنا آزان کی شخصیت کو مسخ کر رہا تھا؟

جنید چائے کے گھونٹ بھرتے تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ ہوا سے جھولتے لان میں لگے موتیے کے پھول دیکھ رہے تھے۔

غزالہ پریشان سی بیٹھی بیرونی دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے ابھی ان کا بیٹا غصے میں گیا تھا۔حمدان اور شاہ تاج آرام دہ بیٹھے شام کی چائے انجوائے کر رہے تھے۔وہ یہیں چاہتی تھی کہ اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

گھر کے مرد صرف ان پر اعتبار کریں اور اسی کے دماغ سے سوچیں۔جہاں انہوں نے عفان اور جنید کا اعتبار جیتا تھا وہی وہ آزان کی ہمدرد بننے میں بھی کامیاب ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوا درختوں کی شاخوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی اس کمرے میں لگے بھاری پردوں میں ہلکی سی جنبش پیدا کرتی بھاگ جاتی تھی۔کھڑکی سے پردے کھسکائے گئے تھے۔سورج کی نارنجی کرنیں آسمان پر دھاگے کی صورت پھیلی ہوئی تھی۔سورج آسمان میں ڈوبتا ہوا چاند کو نکلنے کا مکمل موقع فراہم کر رہی تھی۔کھڑی کے قریب ایزل پر کینوس سجائے'اونچے سے اسٹول پر بیٹھے وہ Aurora sky کے اسکیچ میں سبز رنگ بھر رہا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات بے تاثر تھے،سرد تھے اس قدر سرد کہ کسی کو بھی برف کی طرح جما دے۔وہ اپنا غصہ چیزوں کو توڑ کر،رو کر یا لانگ ڈرائیو پر نکل کر نہیں اتارتا تھا۔وہ ہمیشہ پینٹنگ کر کے اپنے آپ کو ٹھنڈا کرتا تھا۔وہ رنگوں کے ذریعے اپنا غصہ کینوس کے سپرد کرتا تھا۔اس کے سفید شرٹ پر بھی رنگ کی چند چھینٹیں پڑ چکی تھی۔

دروازے پر دی جانے والی دستک نے اسکی تیزی سے چلتی انگلیوں کو بریک لگایا تھا۔

'کم ان 'کہتا آزان پھر سے اسکیچ میں رنگ بھرنے لگا۔

آزان نے کن اکھیوں سے آنے والے کو دیکھا تھا۔آزان نے کندھے پر نرم دوستانہ لمس لیے ہاتھ کو محسوس کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے آج جو کیا وہ میری توقعات سے بڑھ کر تھا۔"شاہ تاج کی نرم آواز ابھری تو آزان کے ہاتھوں کی رفتار میں سی عود آئی۔وہ آہستہ آہستہ کینوس پر برش پھیرنے لگا۔

"تم نے آج جو کیا وہ مجھے اپنی جوانی میں کرنا چاہیئے تھالیکن میں نہیں کر سکی۔میں نہیں کر سکی کیونکہ عورت کہیں نہ کہیں کمزور پڑ جاتی ہے۔کہیں اسے شوہر کی محبت اور اس سے جڑی عزت مجبور کرتی ہے تو کہیں معاشرے کی طرف سے عورت کے لیے ڈیفائینڈ لائنز مجبور کرتی ہیں۔"نرم لہجے میں کہتے ہوئے وہ قدم بڑھاتی آزان کے سامنے کھڑی ہوگئی۔

"میں نے سخت الفاظ استعمال کیے۔میرا لہجہ ٹھیک نہیں تھا۔"آزان بدستور کینوس پر نظریں جمائے آزردگی سے بولا تھا۔اس نے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔

"جب آپ پر کوئی یقین نہ کریں تو لہجے خود بہ خود سخت ہوجاتے ہیں۔جب آپ کو غلط سمجھا جائے تو دکھ ہوتا ہے اور دکھ کو ایکسپریس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"شاہ تاج چہرے پر نرم تاثرات سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم نے اپنا موقف سمجھا کر بہت اچھا کیا۔اب جو کہا ہے اس پر مستقل مزاجی سے کھڑے رہنا۔لوگ آئیں گے،ڈرائیں گے،تمہارا ماضی یاد دلا کر تمہیں پیچھے دھکیلنے کی کوشش کریں گے مگر تم نے ثابت قدم رہنا ہے۔"ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے وہ مسکراتے ہوئے آزان کو دیکھ رہی تھی جو ایک ہی نقطے کو دیکھے جا رہا تھا۔

"میں نے جو کہا ہے وہ میں کر کے دکھاؤں گا۔"آزان نے پُر یقین نظروں سے شاہ تاج کو دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گڈ۔"شاہ تاج نے اس کا شانہ تھپتھپایا۔

مغرب کا اندھیرا چھانے لگا تھا۔کمرے میں آہستہ آہستہ اندھیرا چھانے لگا تھا۔

"کل پارٹی میں ضرور آنا۔لوگوں کی وجہ سے خود کو مت بدلو۔جیسے کہ تم نے کہا جو چیز سیٹیسفائی کرے وہ کرنا چاہیئے۔اپنی کوئی گرل فرینڈ بھی لے آنا۔"شاہ تاج نے شرارت سے کہتے ہوئے آنکھ دبائی۔

"میں شریف لڑکا ہوں۔"آزان نے خشمگیں نظروں سے شاہ تاج کو دیکھا۔

"آ۔۔۔"شاہ تاج نے مصنوعی حیرانی کا اظہار کیا،"وہ جولیانا کون تھی۔"

"ٹین ایج کرش۔میں جلد ہی نکل آیا تھا تائی امی۔"خجل سا ہوتے ہوئے اس نے کنپٹی کھجائی۔سبز رنگ کنپٹی پر پھیل گیا تھا۔

"اب اڈلٹ لؤبھی کر لو۔"مسکراتے ہوئے کہہ کر ایک بار پھر اس کا شانہ تھپکا کر وہ مڑی تھی اور ابھی دروازے تک پہنچی تھی کہ آزان کے الفاظ گونجے۔

"تھینک یو۔"آزان نے ان کی پشت کو ممنون نظروں سے دیکھا۔

شاہ تاج نے مڑے بغیر سر کے خم سے شکریہ وصول کیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیا تارکول جیسا آسمان نہایت شفاف لگ رہا تھا۔آج تو ستاروں کی چمک بھی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔دسمبر کے آخری ایام کراچی کے باسیوں پر یخ ہواؤں کی برسات لائی تھی۔واش روم میں لگے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈرایئر مشین کے آگے ہاتھ سکھا کر اس نے جیب سے ٹشو نکالا اور ٹشو کے ذریعے دروازہ کھول کر باہر آیا۔اس نے بلیو جینز پر گول گلے والا سویٹر پہن رکھا تھا جس کے گلے سے شرٹ کے کالر جھانک رہے تھے۔بن میں ٹشو پھینکتا وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہا تھا کہ کسی نے اسے شرٹ کے کالر سے پکڑ کر دیوار سے لگایا۔فارض اس غیر متوقع حملے کے لیے تیار نہیں تھا،اس لیے بمشکل پھسلنے سے خود کو سنبھالتا دیوار کا سہارا لیتا بے یقین نظروں سے اسے دیکھا جو ماتھے پر گیارہ بجائے،کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی؟"فارض نے شرٹ کے کالر درست کرتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یہ تو مجھے پوچھنا چاہیے کہ کیا کوئی حرکت کرنی بھی ہے یا ایک ہی جگہ کھڑے رہوگے؟"فارض کے ایک طرف دیوار پر ہتھیلی جماتے ہوئے یشفین اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"اے،یہ ہاتھ ہٹاؤ،میں ہراسمنٹ کیس کر سکتا ہوں تم پر۔می ٹو کے ہیش ٹیگ پر اپنی آواز اٹھاؤنگا۔"فارض نے اس سے زرا دور کھسکتے ہوئے انگلی سے ہاتھ ہٹانے کا اشارہ کیا۔

"ہراسمنٹ کیس کروگے۔"یشفین نے اسے بازو پر زور سے دھموکا جڑا۔

فارض نے آنکھیں میچ کردرد برداشت کرتے ہوئے، بائیں ہاتھ سے دائیں بازو کو سہلانا شروع کیا۔،"یہ تم پہلوانی کیوں شروع نہیں کرتی۔اف۔"بازو سہلاتا وہ خونخوار نظروں سے یشفین کو دیکھنے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"کتنے ہفتوں سے اس کے ساتھ ہر جگہ جا رہے ہو۔چوبیس میں سے آٹھ گھنٹے تو تم اس کے ساتھ گزارتے ہو۔فارض مجھے تھانے لے جاؤ،فارض چل پڑتا ہے۔۔۔فارض مجھے نورین کے گھر لے جاؤ،فارض چل پڑتا ہے۔فارض فلاں جگہ لے جاؤ،فارض ادھر لے جاؤ۔"یشفین کمال اداکاری کے جوہر دکھاتی منتہا کی نقل اتار رہی تھی۔

فارض مسکراہٹ دبائے اسے دیکھنے لگا۔"تمہیں جلن ہورہی ہے کہ تمہیں نہیں لے کر جاتا اور اسے لفٹ دیتا ہوں۔"

"اللہ نے مجھے ایک عدد گاڑی سے نوازا ہے۔"ہونہہ کرتے ہوئے یشفین نے کندھے جھٹکے۔"کب بتاؤگے اسے؟کس چیز کا انتظار کررہے ہو تم۔تمہارے لیے ضرور کوئی stimulus ہو تب تم ایکشن لوگے۔اس کا ایک اور رشتہ آئے تب کروگے بات؟دیر ہمیشہ۔۔۔"وہ کان کی لو کھجاتے ہوئے بقول منتہا کے بانو قدسیہ بننے لگی۔"دیر ہمیشہ۔۔۔پچھتاوں کا باعث بنتی ہے،ہاں۔"چٹکی بجاتے ہوئے اس نے جملہ مکمل کیا۔

"کر دی ،سچے موتی،والی بات!"فارض کا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا تھا۔

"تم دیکھ رہی ہو آج کل وہ کن حالات سے گزر رہی ہے۔"دایاں گھٹنا موڑے،جو گر دیوار پر رکھے،سینے پر ہاتھ باندھے ،وہ فوراَسنجیدہ ہوا تھا۔"وہ نورین کے کیس کو بہت سنجیدگی سے لے رہی ہے۔نورین سیدھی لڑکی ہے اور زرا کمزور بھی۔منتہا کے ارادوں کی وجہ سے انہوں نے ہمت باندھی ہے۔میں منتہا کو ڈائیورٹ نہیں کرنا چاہتا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"زرا بتاؤ جب ناگا ساکی والا واقعہ ہوا تھا تو کیا جاپان والوں نے شادیاں کرنا یا بچے پیدا کرنے چھوڑ دیے تھے؟یہ سب چلتا رہے گا تم تو اس تک اپنی بات پہنچاؤ۔میں تمہیں چیپ رومانس کے لیے بالکل نہیں کہہ رہی۔"پاس سے گزرتے چائے کی ٹرے لے جاتے لڑکے کو دیکھ کر یشفین نے آواز آہستہ کردی۔، "میرے پاپا کے دوست کا ریسٹورنٹ ہے ان کا ٹاپ فلور اوپن ایئر ہے۔وہ میں کیا فٹ قسم کا سجاؤں گی۔وہاں تم اسے پروپوز کرنا،اسے نکاح کی بات کرنا ڈایئرکٹ۔منتہا institution of marriage پر بہت یقین رکھتی ہے۔وہ شادی سے پہلے کی دوستی پسند نہیں کرتی۔اور یہ۔۔۔"یشفین نے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھوں سے عینک کھینچی۔

فارض نے بلبلا کر یشفین سے عینک چھیننی چاہی جو اسنے پشت کے پیچھے چھپا دی تھی۔

"جو نظر کی لینز تمہیں دیے تھے وہ کیوں نہیں پہنتے اور یہ بال۔"ہاتھ بڑھا کر فارض کے ماتھے پر بال بکھیرے۔،"ان کی کٹائی کر لو۔"

"یہ بال ہیں فصل نہیں کہ کٹائی کر لوں،زیادہ جیلس نہ ہو میرے اسٹریٹ بالوں کو دیکھ کر۔یار عینک دو،مجھے عینک کے بغیر کلیئر نظر نہیں آتا۔" جھنجھلا کر آگے بڑھتے ہوئے فارض نے ایک بار پھرعینک چھیننے کی کوشش کی۔

یشفین دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔،"میرے بالوں تک مت جاؤ۔تو بولو کب کروگے اس سے بات؟"راہداری میں ان دونوں کی اونچی آوازیں گونج رہی تھی۔

"جس دن تم کہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پکا وعدہ؟"

"بالکل۔"فارض نے جھنجھلا کر کہا۔

یشفین نے سر ہلاتے ہوئے اسے عینک واپس تھمائی جسے فارض نے ایسے ناک پر جمائی جیسے کسی مرتے ہوئے کو زندگی واپس ملی ہو۔

"پہلے میرے ساتھ ایک موک ٹرائل کرنا۔وعدہ یاد رکھنا اچھا۔"شہادت کی انگلی اٹھا کر یشفین نے تنبیہہ کی۔

"موک ٹرائل۔۔"فارض کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی۔

راہداری میں دونوں کی بحث کی آوازیں گونج رہی تھی۔گراؤنڈ فلور سے اوپر تھرڈ فلور پر نیوز روم روشنیوں سے نہایا ہوا تھا جیسے دن کا سماں ہو۔اسکرین پر ابھرتے شو کے نام کی روشنی میز کے گرد بیٹھے میزبان اور مہمان کے چہروں پر شعاؤں کی طرح پڑ رہی تھی۔نورین سرخ ناک کے ساتھ،سر پر اسکارف باندھے انٹرویو دے رہی تھی۔ان کے برابر میں گود میں دونوں ہاتھ رکھے ان کے شوہر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تو آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ وہ بک تھیسز کے سلسلے میں جامعہ لے گئی تھی؟"پین انگلیوں میں دبائے اینکر میز پر آگے کو جھکا۔

"بالکل۔میں نے رامائن کی اسٹڈی بھی کی ہے تو میں ہندو بن گئی؟بائبل پڑھا تو عیسائی ہوگئی؟کیا ہمارا ملک اس قدر عدم برداشت کا شکار ہے کہ بلا تصدیق کیے آپ کسی کو بھی سزا سنا دینگے؟کیا کسی بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اقلیت کو تحفظ حاصل نہیں؟ کبھی کسی سری لنکن کو مار دیا جاتاہے تو کبھی کسی مشعال خان کو۔آپ کو کس نے حق دیا ہے خدا بننے کا۔جزاو سزا اللہ دے گا انسان کون ہوتے ہیں کسی کے لیے جنت اور جہنم کا فیصلہ کرنے والے۔معاف کیجیئے گا مگر میرا سوال ہے مولویوں سے،اسکالرز سے کہ ہمارے ملک میں Extremism کیوں ہے؟ہم میں لسانی ،ذاتی اور مذہبی تعصب ہے تو اس میں اسکالرز اپنا کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟کیسے ڈیل کرینگے اس مسئلے سے؟کیا جمعہ کے خطبوں میں زندگی کے اہم مسائل جس میں تحمل اور بلا تصدیق کیے دوسروں کی زندگی تباہ کرنے پر کوئی وعظ دیا گیا ہے کبھی؟کس بنیاد پر یہ کہا گیا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں؟میرا گھر آگ میں جل رہا تھا۔"ان کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا۔"اور لوگ گلی میں کھڑے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ اللہ کا عذاب اترا ہے ان پر۔کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ اندر انسان جل رہے ہیں۔سب تعصب کا شکار کھڑے میرے گھر والوں کو آگ میں جلتا ہوا،گلتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ایک چھوٹے سے دس سال کے بچے نے کیا بگاڑ ا تھا ان کا۔"نورین نے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑے اور لب بھینچے چیخوں کا گلا گھونٹنے لگی۔نورین کے شوہر نے اپنی بیوی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اینکر گہرا سانس بھرتا اسکرین کی طرف دیکھنے لگا۔"جیسے کہ قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ایک مفروضے پر آپ لوگوں نے کان بند کر کے یقین کر لیا۔اللہ نے کب کہا ہے کہ کان اور آنکھیں لپیٹ کر دین کی خدمت کریں۔شاید جنت کمانے کا یہ طریقہ ان لوگوں کو آسان لگا ہو گا۔خیر۔"کاغذ اوپر نیچے کرتے وہ دوبارہ نورین کی طرف متوجہ ہوئے۔"آپ لوگوں کو مغیث بلوچ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی طرف سے تھریٹس مل رہی تھی جیسے کہ آپ نے کہا۔تو عوام کو آگاہ کیجیے کہ کیوں وہ آپ کے والد کا جانی دشمن بن گیا تھا؟" تھوڑی تلے انگلی رکھتے ہوئے انہوں نے نورین سے پوچھا۔

"کیونکہ میرے بابا اس کی کرپشن کو ڈس کلوز کرنے والے تھے۔" ناک سے سانس اندر کھینچتے ہوئے نورین نے بات کا آغاز کیا۔

منتہا سینے پر ہاتھ لپیٹے،ہڈ والا سویٹر پہنے اور بالوں کی ڈھیلی سی چوٹی بنائے کیمرہ مین کے پیچھے کھڑی،نورین کو انٹرویو دیتا ہوا سن رہی تھی۔یہ انٹرویو بھی منتہا نے ارینج کر کے دیا تھا۔وہ لوگوں کو تصویر کا بھیانک اور دوسرا رخ دکھانا چاہتی تھی جو لوگ نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔وہ لوگوں کو اسلام کے نام پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کرنے سے روکنا چاہتی تھی۔اسلام مکمل اور خوبصورت دین ہے اور اسے کسی بھی صورت میں شدت پسندی سے جوڑنا اس کے لیے ناقابل قبول تھا۔

منتہا کو اپنے قریب مخصوص مردانہ پرفیوم کی مہک محسوس ہوئی تھی۔اس نے کن اکھیوں سے بائیں جانب دیکھا تھا جہاں ضرار خاکی رنگ کی پینٹس میں ہاتھ اڑسے،گھنے بال سائیڈ کی مانگ میں سیٹ کیے،سفید شرٹ پہنے انٹرویو دیتی نورین کو دیکھے جا رہا تھا۔اس کا چہرہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔دونوں خاموشی سے شانہ بشانہ کھڑے انٹرویو سن رہے تھے جب اینکر نے وقفے کا اعلان کیا۔

"جس نے آگ سلگائی تھی اسے مار دیا گیا ہے۔" ضرار نے آہستہ آواز میں منتہا کو دیکھے بغیر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

منتہا شاک کی کیفیت میں گردن موڑ کر ساتھ کھڑے ضرار کو دیکھنے لگی جو بدستور سامنے بیٹھے اینکر کو دیکھ رہا تھا جو اب فون پر انگلیاں چلا رہا تھا جبکہ نورین اپنے شوہر کی طرف متوجہ تھی۔کیمرہ مین ستانے کے لیے کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"آپ کو کیسے پتا لگا؟"

"پولیس کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق آگ گاڑی سے پٹرول بہنے جسے ظاہر ہے جان بوجھ کر بہایا گیا اور اس سے جلتے سگرٹ کے ملاپ نے بھڑکائی تھی۔بقول نورین کے مرحوم عبدالعلی صاحب اسگرٹ نہیں پیتے تھے۔محلے والوں نے بھی ایک شخص کے بارے میں بتایا تھا جو وہاں کا رہائشی نہیں تھا اور گھر کو لوٹتے وقت وہ ان میں شامل نہیں تھا بلکہ گاڑی کے پاس کھڑا سگرٹ پھونک رہا تھا۔"وہ اسپاٹ سے انداز میں جیسے خبر نامہ پڑھ رہا تھا۔

"اس آلہ کار کا آپ کو کیسے پتا لگا؟"منتہا نے اپنا سوال پھر سے دھرایا۔

ضرار خاموش کھڑا، چہرہ موڑے بغیر سامنے اسکرین پر نظر آتے شو کے نام پر نظر جمائے ہوئے تھا جب یکا یک منظر کچھ گھنٹوں پیچھے چلا گیا تھا۔

اسٹیج پر ننھے بچے بینگن، ٹماٹر، توری اور نجانے کیا کیا سبزی بنے ٹیبلو پرفارم کر رہے تھے۔این جی او کے سربراہان پہلی قطار کی کرسیوں پر براجمان مسکرا کر بچوں کو دیکھ رہے تھے۔ضرار لیٹ پہنچنے کی وجہ سے دوسرے قطار کی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔یہ ایک عالیشان ہوٹل میں یتیم بے سہارا بچوں کے لیے فنڈ ریزر پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ٹیبلو ختم ہونے پر ضرار نے ہاتھ اوپر اٹھا کر، تالیاں بجاتے ہوئے داد دی تھی جب اسے قریب کسی کے بیٹھنے کا احساس ہوا۔ضرار نے چہرہ موڑ کر دیکھا، گھیر دار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

شلوار اور گھنی مونچھوں تلے لب آپس میں پیوست کیے رحمان چانڈیو بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ضرار نے بد مزہ ہو کر پہلو بدلا۔

"بہت وقت ہوگیا ضرار صاحب کے شو کی طرف سے بلاوا نہیں آیا۔"

"مہمان میں نہیں پروڈیوسر بلاتا ہے۔"ضرار نے رکھائی سے جواب دیتے ہوئے نظریں اسٹیج پر مرکوز رکھی۔

"فیور چاہیے۔"رحمان نے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا؟"

"میری کچھ نیوز چینلز سے بات ہوگئی ہے جو عبدالعلی والے معاملے کو زیادہ کوریج نہیں دینگے۔آپ کے چینل کا سی ای او زرا بد مزاج انسان ہے کیونکہ اسے حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے۔اب جب آپ کا چینل بضد ہے کہ۔۔۔"

"سوری۔"ضرار نے فوراََ اس کی تمہید کاٹی اور رکھائی سے جواب دینے لگا۔"میں کوئی انٹرویو کنڈکٹ نہیں کرونگا۔ضرار ٹیکس چور ہو سکتا ہے،بلیک میلر بھی مگر قاتلوں کا ساتھ کبھی نہیں دے سکتا۔"

رحمان کا قہقہ ابلا تھا۔ضرار نے ناپسندیدہ نظروں سے گردن موڑ کر اس پر ایک نظر ڈالی تھی جس کا چہرہ ہنسنے کی وجہ سے سرخ ہوا تھا۔اسٹیج پر کوئی بچہ مائیک پکڑے ،ہل ہل کر گنگنا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"مجھے تمہاری یہی بات متاثر کرتی ہے کہ تم سچے ہو۔صاف گوئی سے کام لیتے ہو۔سوچتا ہوں، کبھی سوچتا ہوں تمہیں ہی اپنا داماد بنا لوں۔"ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں آجانے والے آنسو صاف کرتے ہوئے انہوں نے بیچ میں کہا۔

"جیسے ٹیکس چوری تو کوئی گناہ نہیں ہے۔خیر کیا تمہیں بھی لگتا ہے کہ میرا بہنوئی قتل کا ذمہ دار ہے؟"

ضرار رحمان کی پر تپش نظروں سے رخ موڑے ،جواب دیے بغیر اسٹیج پر بچوں کو نیو پر فارمنس کے لیے تیار کرتی خاتون کو دیکھنے لگا۔

رحمان آگے جھک کر کچھ کہنے والا تھا کہ کسی نے ،سر کار کہہ کر رحمان کو پکارا۔رحمان اور ضرار نے ایک ساتھ چہرہ موڑ کر سوٹ بوٹ پہنے،گندمی رنگت والے منیجر کو دیکھا تھاجو رحمان کے دائیں طرف کھڑے سر کے اشارے سے پیچھے آنے کو کہہ رہا تھا۔ضرار پر ایک نظر ڈالتے ہوئے رحمان قمیض جھاڑتا ہوا اٹھا تھا۔

ضرار کچھ لمحے الجھا ہوا بیٹھا تھا،رحمان کو دروازے کے پار غائب ہوتے دیکھ کر ضرار فوراَ کھڑا ہوا گیا اور کرسیوں کے قطار سے جگہ بناتا تیزی سے دروازے کی طرف بھاگا۔گلاس ڈور کھول کر اس نے سفید ٹائلز سے بنی راہداری کے دونوں طرف چہرہ گھمایا تو اسے دائیں جانب کو مڑتے کونے میں بلیک کوٹ لہرا کر غائب ہوتا دکھائی دیا۔ضرار بھاگنے کے انداز میں تیز تیز قدم لیتا دائیں طرف کے موڑ پر پہنچ کر رک گیا جہاں سے نیچے سیڑھیاں جاتی تھی۔احتیاط سے سیڑھیوں پر براؤن چمکتے شوز رکھتا ،ریلنگ سے جھانکتے ہوئے ضرار نیچے اترنے لگا جب اس کے کانوں سے رحمان کی آواز ٹکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گڈ ، خسکم جہاں پاک۔"

ضرار تیز تنفس پر قابو پاتا وہی کھڑا ہو گیا۔

"اور ان فائلز کا کیا، تسلی کر لی تھی نا ایسے نا ہو مردود نے کوئی کاپی بنا کر رکھ دی ہو۔ان کرائے کے قاتلوں کا یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ قتل کا ریکارڈ رکھتے ہیں تاکہ وقت آنے پر جس کا کام کیا ہے اسے بلیک میل کر سکے۔"ان کی آواز میں فکر مندی جھلک رہی تھی۔

"جی اطمینان کر لیا ہے کوئی کاپی موجود نہیں ہے،فائلز اب ہمارے قبضے میں ہے۔"منیجر کی آواز ابھری۔

ضرار ریلنگ سے جھانکتے ہوئے دونوں کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا مگر بیسمنٹ میں ناکافی روشنی کے باعث دیکھنا مشکل تھا۔

"جائے وقوعہ کو صاف تو کر دیا ہے نا؟"

"بالکل سر۔پولیس کو یہی پتا چلے گا کہ مرنے والا سیگرٹ میں نشہ آور چیزیں مکس کر کے پیتا تھا۔نشے کی زیادتی کے باعث ایکسیڈنٹ میں مارا گیا ہے اور گاڑی میں آگ لگ گئی۔"

"چچ۔دوسروں کے لیے آگ بھڑکانے والا آج خود اسی میں جھلس گیا۔آہ خاکی تو خاک سے جا ملا۔"رحمان نے سرد آہ بھری۔

ضرار نے جمع تفریق کر کے جواب نکال لیا تھا کہ عبدالعلی کے لیے آگ جلانے والا خود آج قتل کر دیا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں؟آپ کا اس طرح اطلاع دینا مجھے شک میں مبتلا کر رہا ہے۔"منتہا کی آواز اسے حال میں لے آئی تھی۔

"تم مجھے قاتلوں کے ساتھ ملا ہوا کہہ رہی ہو؟"ضرار نے بگڑے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھا۔

"آپ کا کچھ پتا نہیں۔"منتہا نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"زبان سنبھال کر بات کرو۔"ضرار کا پارہ یک دم ہائی ہوا تھا۔"میرے سورسز ہیں جیسے ہر اینکر خبر کی تصدیق کے لیے سورسز رکھتا ہے۔آپ کے اس جھوٹے الزام پر میں آپ کو ہرجانہ بھی بھیج سکتا ہوں۔"ضرار نے درشتی سے کہا تھا۔

منتہاکے چہرے کا رنگ یک دم متغیر ہوا تھا۔"میں آپ پر الزام نہیں لگا رہی۔"منتہا نے فوراً پینترا بدلا تھا۔

ضرار اپنے گرم دماغ پر قابو پاتا گہرے سانس لینے لگا۔وہ لڑنے نہیں آیا تھا ۔

ٹیکنیکل اسٹاف لائٹنگ درست کرتی ساتھ ساتھ اونچے آواز میں آپس میں کچھ کہہ بھی رہے تھے جس کی وجہ سے نیوز روم میں شور سا اٹھ گیا تھا۔

منتہا کی ناک میں چمکتے لانگ پر نظر ڈالتا وہ اصل مدعے پر آیا۔"یہ سب بتانے کا مقصدیہ ہے کہ مغیث بلوچ ایک پاور فل آدمی ہے۔اس کا بردر ان لاء مشہور سیاستدان ہے۔وہ گواہوں کو ختم کر رہے ہیں اور جلد یا بدیرانہیں تمہارا پتا لگ جائے گا سو اسٹے اوے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں کہ میں خاموش ہوجاؤں اور ان کا ساتھ نہ دوں جو انصاف ڈیزرو کرتے ہیں؟"منتہا نے حیرانی سے ضرار کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"میں ڈرا نہیں رہا حقیقت بتا رہاہوں کہ آپ نے جتنا لڑنا تھا لڑلیا آگے اپنا کیس انہیں لڑنے دیں۔آپ کورٹ میں بھی کوئی گواہی نہیں دینگی۔آپ پولیس کے پاس گئی ،میں نے حتیٰ الامکان کوشش کرتے ہوئے آپ کی آئی ڈینٹیٹی مخفی رکھی مگر جلد یا بدیر وہ آپکا پتا لگوا ہی لیں گے۔اپنا نقصان اپنے ہاتھوں سے مت کریں۔"

"آپ نے۔۔۔"اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا"میری شناخت۔۔۔کیسے؟"اسے اپنے ہی لہجے پر یقین نہیں آرہا تھا۔

وہ حیرت سے شل ہوتے اعصاب کے ساتھ ضرار کا نیا روپ دیکھ رہی تھی جو اسے پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیوں؟"منتہا کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

دل کانوں میں بجنا شروع ہوا تھا۔کیا وہ غلط سمجھ رہی تھی یا اسکی چھٹی حس اس سے جھوٹ بول رہی تھی۔

نیوز روم میں شو شروع ہونے میں تین اسکینڈز باقی تھے اور اینکر مائیک ٹھیک کرتا پروفیشنل انداز میں بیٹھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"محترمہ آپ کو اپنے کانٹیکٹس بنانے پڑتے ہیں ورنہ اس بے رحم دنیا میں آپ سروائیو نہیں کر سکتے۔کسی سے کام نکلوانے کا بہترین حل کسی کو فیورز دینا اور پھر بعد میں فیور ٹریٹرن کی بات کرنا ہوتا ہے۔چاہے ہمارے تعلقات ایک دوسرے سے اچھے نہ ہو پر میں جانتا ہوں آپ اچھی اور محنتی لڑکی ہیں۔آپ نڈر بھی ہیں پر بہادری کا مطلب اندھے کنویں میں چھلانگ لگانا نہیں ہوتا۔پولیس اسٹیشن میں کیسے رپورٹ درج ہوئی،کون کون ساتھ تھا اس کی رپورٹ مغیث بلوچ تک پہنچ گئی تھی۔آپ اسے بے خبر نہ سمجھے۔فی الحال آپ کا مختلف حلیہ اس کے مخبروں کے ذریعے اس تک پہنچایاہے پر ایک دفعہ آپ روسٹرم پر آگئی تو اس کے لیے آپ کو ڈھونڈنا،آپ کے خاندان کا پتا لگانا ہر گز مشکل نہیں ہوگا۔اپنے۔۔۔خاندان کے لیےسوچیئے۔"ضرار اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا چبا چبا کر الفاظ ادا کر تا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو گونگ کھڑی ضرار کو دیکھ رہی تھی۔

وہ ضرار کے سامنے گونگ نہیں ہوئی تھی،جواب ہمیشہ اس کی زبان کی نوک پر ہوتا تھا مگر آج وہ سارے جواب عنقا ہوگئے تھے۔دماغ سن تھا اور صرف ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا کہ ضرار اس کا قریبی رشتہ دار نہیں تھا پھر وہ اتنی مہربانی کیوں دکھا رہا تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆

سبزہ زار کی گھاس کی کٹنگ ہو رہی تھی۔گھاس کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔اونچے اونچے درختوں کے سہارے پراجیکٹرز لگ رہے تھے جو رات کے بارہ بجاتے ہی برج خلیفہ جیسی روشنیاں پھینکتی ستونوں کو رنگ و نور سے بھرتی،تصاویر سلائیڈ شو کی طرح چلاتی۔خنسا اور غزالہ اپنے ڈریسز لینے ڈیزائنر کے پاس گئے تھے جبکہ قصر کے ملازماؤں کی ہیڈ نیو ایئر پارٹی کی ارینجمنٹس دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

براؤن رنگ کا سوٹ پہنے کوٹ کا بٹن کھولتا ہوا،آفس کے لیے نک سک تیار آزان ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹتا بیٹھ رہا تھا۔پاس کھڑا باوردی ملازم فوراََ سے آگے بڑھ کر تھرماس سے چائے پیالی میں انڈیلنے لگا۔پیالی وارمر پر رکھی گئی تھی ،وارمر ایک چھوٹاسا پرچ تھا جو چائے کو ہمہ وقت گرم رکھتی ہے۔

عفان رف سے ٹراؤزر میں ڈائننگ ہال سے گزر رہا تھا جب گلاس ڈور سے نظر آتے آزان کی پشت پر اس کی نظر پڑی۔بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ ڈائننگ ہال کی طرف چلا آیا۔ملازم چائے ڈال کر پیچھے ہٹا تھا۔آملیٹ کے ٹکڑے کو کانٹے میں پھنساتے ہوئے آزان موبائل اسکرین پر نظر آتی میلز بھی دیکھ رہا تھا۔

"کافی لیٹ اٹھے ہو،جلدی اٹھتے تو ہم سب کے ساتھ ناشتہ کر لیتے۔"عفان نے دوستانہ انداز میں آزان کے کندھوں پر دونوں ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"آپ ہوتے ہیں نا پاپا کے ساتھ تو مجھے کیا ضرورت ہے ناشتہ کرنے کی۔میں تو ہمیشہ سے لیٹ اٹھتا تھا،اکیلے کھانا کھاتا تھا۔اس گھر کا لاء بریکر ہوں میں،میری کسی کو کیا ضرورت ہے۔"آملیٹ چباتے ہوئے وہ زخمی لہجے میں شکایت کر رہا تھا۔

"ایسا نہیں ہے یار۔"عفان اس کے بائیں طرف آتا کرسی گھسیٹ کر اسکی طرف رخ کیے بیٹھ گیا۔

"کیوں پاپا کی باتوں کو دل پر لگا لیا ہے۔تم کب سے حساس ہوگئے؟"

"کیوں میں حساس نہیں ہو سکتا؟"آزان نے الٹا اس سے سوال پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا ہو جاؤ بھئی مگر نیگیٹیو تو نہ بنو نا۔تم آج کل ہر بات کو منفی انداز میں لے جاتے ہو اور اپنی مرضی کا معنی دیتے ہو۔کھل کر بتاؤ۔"عفان دوستانہ لہجے میں بات کرتا اسے چائے کی چسکیاں لیتے دیکھ رہا تھا جس نے ایک بار بھی چہرہ موڑ کر عفان کو نہیں دیکھا تھا۔"کیا مسئلہ چل رہا ہے تمہارے اور پاپا کے بیچ ؟کہیں کسی لڑکی کا معاملہ تو نہیں ہے اور پاپا مان نہیں رہے!"عفان نے ہلکے پھلکے لہجے میں اسے چھیڑنا چاہا۔

آزان کا کانٹے میں آملیٹ کا ٹکڑا پھنساتا ہاتھ رکا تھا۔عفان کے الفاظ نے اس کا خون جلا کر رکھ دیا تھا۔کانٹا پلیٹ میں پٹخ کر اس نے عفان کی طرف گردن موڑی تھی جو بے یقینی سے اس کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"میرے پاس لڑکیوں کے علاوہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کیا؟یہی پرابلم ہے آپ لوگوں سے مجھے کہ اب تک آپ لوگ مجھے ٹین ایجر سمجھ رہے ہیں جو سولہ سال کی عمر میں غلط لڑکی کے ہاتھوں چڑھا تھا۔ غلطی سے مارٹینی کا گھونٹ بھر لیا تھا اور کلب میں ڈانس کر لیا تھا بس یہی غلطی تھی میری۔ٹھیک ہے وہ ویڈیو وائرل ہوئی اور پاپا کو شرمندگی ہوئی لیکن کیا وہ اتنی بڑی غلطی تھی کہ اس کے بعد آپ لوگوں نے مجھے امیچور سمجھنا شروع کر دیا؟میرے مسئلوں کو ہنس کر اڑایا جاتا تھا کہ یہ ٹربل میکر ہے،اس کو سیریس نہ لو۔مجھے امریکہ سے یہاں لایا گیا اور پاپا نے کبھی مجھے ہاتھ نہیں لگایا تھا لیکن وہ تھپڑ آج بھی میرے گال کو سلگاتا ہے۔اس کے بعد سب بدل گیا۔پاپا میری ہر خواہش کا خیال رکھتے تھے مگر وہ توجہ نہیں دے سکے جو انہیں دینی چاہیئے تھی۔آپ نے اس سب میں کیا کردار ادا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

کیا؟جب پاپا مجھ پر پہلی جیسی توجہ نہیں دیتے تھے اور رسمی سی باتیں کرتے تھے آپ نے ہم دونوں کے تعلقات ٹھیک کرنے میں رول ادا کیا؟"آزان دبا دبا سا چیخا تھا۔

عفان بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے دم سادھے آزان کی شکایتیں سن رہا تھا۔وہ واقعی بڑا ہو گیا تھا،غلطی گھر والوں سے ہوئی تھی جو آزان پر توجہ نہیں دے سکے تھے کہ کب وہ میچورٹی کی حدود میں داخل ہوا تھا۔

"تم نے آج سے پہلے کبھی نہیں کہا کہ پاپا کا رویہ تمہیں دکھی کرتا ہے پھر آج کیوں اتنے متنفر ہو گئے ہو تم؟اگر تمہیں پاپا کا رویہ کھٹکتا تھا تو آج سے پہلے کیوں یہ ٹینٹرمز نہیں دکھائے؟"عفان پر جیسے حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔"اور جہاں تک بات تھپڑ کی ہے تو تم نے شراب چکھی تھی۔"

"مجھے پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا تھا۔معافی چاہتا ہوں لیکن جس گھر کے لوگ نماز اور روزہ کی پابندی نہ کریں،زکٰوۃ ادا نہ کریں ،انہیں یہ تھپڑ مارنا زیب نہیں دیتا۔"آزان نے سر جھٹکا اور کوٹ کا بٹن بند کرتا ہوا اٹھنے لگا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں تمہارے لیے؟"عفان بھی فوراً اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"کچھ نہیں۔میں نے آپ سے مدد نہیں مانگی۔جیسے میں نے پہلے کہا تھا کہ میں لوگوں کی گڈ بکس میں آنے کے لیے کوئی گائیڈ لائنز فالو نہیں کرونگا۔جو کرونگا اپنی سیٹس فیکشن کے لیے کرونگا۔"

عفان پر ایک اچٹتی نگاہ ڈال کر آزان نے کرسی دھکیلی جو ٹائل سے رگڑ کھاتے ،آواز پیدا کرتی پیچھے ہٹی تھی۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ ڈائننگ ہال سے باہر راہداری کی طرف نکل آیا۔جب تک وہ راہداری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے غائب نہیں ہوا تھا عفان برف ہوتے ہاتھوں کے ساتھ اس کے تنے ہوئے تاثرات دکھ سے دیکھ رہا تھا۔

دوپہر آہستہ آہستہ شام اور شام کے سائے گہرے ہوئے تو برآمدے میں لگی روشنیاں جل اٹھی۔تازہ کٹی گھاس نہایت ہری ہری لگنے لگی تھی۔مین گیٹ سے سبزہ زار کے وسط تک سرخ کارپٹ بچھایا گیا تھا۔درختوں کا جھنڈ چھتری کے سایے کی طرح سبزہ زرا پر سایہ کیے ہوئے تھی۔درختوں کی شاخوں سے رنگ برنگی چھتریاں الٹی لٹک رہی تھی جس کے کناروں پر روشن قمقمے الگ روشنی منعکس کر رہی تھی۔

مہمان انویٹیشن کارڈز گیٹ پر کھڑے سکیورٹی گارڈز کی لسٹ سے اپروو کرواتے اندر داخل ہو رہے تھے۔مرد حضرات ٹکسیڈو ڈریس شرٹ میں ملبوس تھے جبکہ خواتین انگریزوں کی وکٹورین ایج کی طرح نیچے سے پھولی اور کمر سے چست بلاؤز کے گاؤنز اور بالوں میں بے تحاشہ کرلز ڈال کر انہیں آسمان سے باتیں کرتی جوڑے میں باندھے ہوئے تھی۔شاہ تاج ٹی پنک کلر کے پھولے ہوئے گاؤن میں ملبوس اونچی ہیل کی ٹک ٹک پیدا کرتی برآمدے کی زینے اتر رہی تھی۔سر پر خوبصورت سی ہیٹ ماتھے تک جما رکھی تھی جس پر تازہ موتیوں کے پھول کا گلدستہ دائیں آنکھ پر جیسے سایہ فگن تھا۔کہنیوں تک آتے سفیگ گلوز اور کانوں میں پتلے سے پنک ٹاپس پہنےوہ سب میں نمایاں لگ رہی تھی۔خنسا سبز گاؤن میں ملبوس بالوں میں کرلز ڈالے،جوڑے میں مقید کیے انہیں پرلز سے سجایا تھا جیسے بالوں میں قمقمے سجا رکھے ہو۔غزالہ اور جنید بھی تھیم کے مطابق تیار نور کے ساتھ کھڑے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تصویریں کھنچوا رہے تھے۔خنسا عفان کے برابر میں کھڑی ،فوٹو گرافر کے بتائے گئے پوزز بنا رہی تھی ۔شاہ تاج نے ایک طائرانہ نگاہ پارٹی پر دوڑائی مگر انہیں آزان کہیں بھی دکھائی نہیں دیا۔

پارٹی میں دھیمے سروں میں میوزک بج رہا تھا۔پارٹی میں زیادہ تر بزنس مین اور وہ سیاست دان موجود تھے جو وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔ایسی پارٹیز میں بزنس ڈیلز اچھے سے طے پاتی تھی۔وہی برآمدے سے زرا دور انگیٹھی پر دہکتے کوئلوں پر مچھلی،چکن لیگ پیس سیخوں میں پروئے کوئلے پر جھلستے ،سارے میں اشتہا انگیز مہک پھیلا رہے تھے۔بارہ بجے کا وقت نزدیک تھا۔فائر ورکس کے انتظامات مکمل تھے۔

پاس گزرتے ویٹر سے انار کے رس کا گلاس تھامتے شاہ تاج چار دیواری کے قریب چھتری نما شیڈ تلے بینچ پر بیٹھ گئی۔ مصنوعی مسکراہٹ یک دم غائب ہوئی تھی،پنڈلیاں ہیلز کی وجہ سے دکھنے لگی تھی۔ہنستے مسکراتے کپلز پر نظر دوڑاتے ہوئے انہوں نے رس کا گھونٹ بھرا،سوکھا گلا یک دم تر ہوا تو ان کی طبیعت بحال ہوئی۔دو چار گھونٹ یونہی لینے کے بعد انہیں احساس ہوا کہ زبان پر کچھ چپک گیاہے۔انہوں نے گھبرا کر منہ میں انگلی ڈال کر زبان سے کاغذ کا ٹکڑا کھینچا جو گیلا ہو کر نرم پڑ گیا تھا۔گلاس بینچ پر رکھتے ہوئے وہ اٹھی اور قدرے روشنی میں کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے پرچی کھول کر سیاہ سیاہی سے لکھے انگریزی کے الفاظ پڑھے۔

(میں جلد ہی واپس لے لوگا جو میرا ہے)"I will soon take back what’s mine”

شاہ تاج حق دق کھڑی پرچی پر لکھے یہ الفاظ بار بار پڑھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ستونوں پر پراجیکٹر روشنیاں پھینکتا کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرچکا تھا۔تمام مہمان ستونوں کے سمت رخ کرتے گنتی کو اونچی آواز میں پڑھ رہے تھے۔'10'

شاہ تاج کے حواس آہستہ آہستہ بحال ہوئے تو اس نے گھبرا کر مہمانوں پر ایک نظر ڈالی۔اتنے ہجوم میں وہ کہاں اسے ڈھونڈ سکتی تھی۔اس نے پرچی تروڑ مروڑ کر کہنی کی طرف سے گلوز کی کھلی جگہ سے گلوز میں ٹھونسی۔

'9'

شاہ تاج کی بوڑھی ہڈیوں میں سنسنی دوڑ گئی۔ہونٹوں کے گرد پسینہ پونچھتے ہوئے اس نے ہیلز گھاس پر رکھے تھےاور تیز تیز قدم اٹھانے لگی۔

'8'

لوگوں کو چیرتے ہوئے،پسینہ سے شرابور وہ عقب کی طرف مڑی۔

'7'

گاؤن پاؤں کی سمت سے اوپر اٹھائے ،پھولے تنفس کے ساتھ عقب سے اندر کی طرف جاتی سیڑھیوں کو شاہ تاج نے پھلانگ کر عبور کی تھیں۔

'6'

وہ سینے پر ہاتھ مارتی تیزی سے چکر دار سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔انہیں استھما اٹیک ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

'5'

گونگی لاؤنج سے باہر نکل کر حیرانی سے شاہ تاج کو لمبے لمبے سانسوں کے بیچ چکر دار سیڑھیاں چڑھتے دیکھ رہی تھی۔

'4'

ہیلز کی دھمک پیدا کرتی شاہ تاج کمرے کی طرف دوڑی،لائٹس جل اٹھی تھی۔دروازہ لاک کر کے وہ بیڈ سائیڈ ڈرار کی طرف بھاگی۔

'3'

پاگلوں کی طرح ڈراکھولے انہوں نے ان ہیلر نکالا اور منہ میں رکھ لیا۔

'2'

فرش پر گرتے ہوئے انہوں نے سر بیڈ کے نرم فوم پر رکھا تھا۔

'1'

فائر ورکس نے پورے قصر کو روشنی میں نہلا دیا تھا۔مہمان فونز نکالے آسمان پر پھٹتے شراروں کی ویڈیوز بنا رہے تھے۔ہر چہرے پر نئے سال کی خوشی تھی۔

شاہ تاج آنکھیں بند کیے ،گہرے سانس لیتی باہر سے آتی فائر ورکس کے شور کو سن رہی تھی۔گاؤن کریم کلر کے ٹھنڈے ٹائلز پر پھیلا ہوا تھا۔گود میں رکھے ہاتھوں میں ہلکی ہلکی کپکپاہٹ تھی۔بند

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنکھوں کے پیچھے ماضی فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔ماضی گھناؤنا ہو تو کیچ کی طرح ذہن سے چپک جاتا ہے۔

دیورانی کے ہاں عفان کی پیدائش اور چھوٹی بہن کے گھر مقدس کی پیدائش نے انہیں مزید اپنی کمی کا احساس دلایا تھا۔دل مردہ سا ہوگیا تھا۔ان کی ساس روایتی ساسوں کی طرح انہیں طعنے دینے لگی تھی۔یہ خبر کہ ان کا شوہر باپ بننے کے قابل نہیں ہے شاہ تاج کو اندر تک ہلا گیا تھا۔انہیں اپنا مستقبل تاریک لگنے لگا تھامگر مصلحتاً خاموش رہتے ہوئے انہوں نے یہ بات سب سے چھپا رکھی تھی اور عورتوں کی طنز کرتی نگاہیں،باتیں وہ کڑوے گھونٹ کی طرح پیتی تھی۔حتیٰ کہ غزالہ کی ہمدردی بھی انہیں زہر لگتی تھی جیسے وہ ان کی کمی کا مذاق اڑا رہی ہو۔ان کے ہاں پہلے اولاد ہونی چاہیے تھی جو اس ایمپائر کا وارث بنے لیکن اگر وہ ماں نہ بن سکی تو جائیداد میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور کیا خبر ان کی ساس ان پر سوتن مسلط کر دے۔اس گھر میں تو اس کی دو کوڑی کی اہمیت نہیں رہے گی۔گھر میں غزالہ کی اہمیت ان سے زیادہ ہوگئی تھی۔وزیر زراق ہر معاملے میں انہیں اسپورٹ کرتے تھے مگر عفان کی آمد نے انہیں بھی احساس دلا دیا تھا کہ اولاد کی موجودگی کتنی ضروری ہے۔،وہ ان سے کھچے کھچے رہنے لگے تھے۔شادی کو سات سال ہوچکے تھے اور ان کی گود سونی تھی۔

اپنے ادھورے پن اور بے رنگ زندگی میں رنگ بھرنے کے لیے انہوں نے بزنس میں حصہ لینا شروع کیا اور بہت جلد ہی چینی کے بزنس کو سمجھ کر کمپنی کو فائدہ پہنچاتے ہوئے اپنے دیور اور شوہر کا اعتماد جیتا تھا۔یونہی بزنس ٹورز پر برمنگھم میں ان کی ایک ڈاکٹر سے اچھی سلام دعا ہوگئی تھی۔انہوں نے شاہ تاج سے اپنی چھ سالہ بیٹی کا تعارف کیا جو اسپرم ڈونیشن سے اس دنیا میں آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہ تاج کا پر تجسس دماغ مزید اس پراسس میں دلچسپی لینے لگا تھا۔ان کا دل آہستہ آہستہ اس پراسس کی طرف راغب ہونے لگا تھااور وہ آخر کار اسی نتیجے پر پہنچی تھی کہ جب وہ ماں بننے کے قابل ہیں تو کیوں اپنی ساری زندگی بانجھ ہونے کے طعنے سنے۔شاہ تاج نے اپنے سات روزہ دورے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس پراسس کے لیے کمر کس لی تھی۔

گناہ کی فکر بھلائے اسے صرف دنیا داری اور لوگوں کی باتوں کی فکر تھی۔اگر اس کے ہاں اولاد نہیں ہوگی تو بانجھ عورت کا ٹیگ وہ کبھی برداشت نہیں کر سکے گی۔اس ڈاکٹر کی مدد سے انہیں ایک ایسا شخص مل گیا تھا جو مفلس والحال تھا۔اس پراسیجر کے تحت مرد اپنا اسپرم خون کی طرح ڈونیٹ کرتا ہے جو ایک خاص پراسس سے گزار کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح عورت میں انجیکٹ کیا جاتا ہے۔

یہ احساس کے بالاخر شاہ تاج ماں بن رہی ہے اسے الگ ہی سرور میں مبتلا کر گیا تھا۔اس پراسس کے ایک ماہ بعد ہی ان کے ماں بننے کی خبر نے نہ صرف وزیر کو خوشی سے نہال کردیا تھا بلکہ قصر کا ہر فرد وزیر کے باپ بننے کی خبر سن کر حیران اور خوش تھا۔شاہ تاج ہمہ وقت شکر کرتی تھی کہ وزیر کو وقتی غم کے زیر اثر یہ نہیں بتایا کہ وہ باپ نہیں بن سکتا،اگر ایسا وہ کرتی تو ساری زندگی تشنہ لب رہتی۔شاہ تاج کی ساس کا رویہ بھی اس کے ساتھ بدل گیا تھا مگر اسے اب پرواہ نہیں تھی۔حمدان کے پیدا ہونے سے ایک ماہ قبل ہی شاہ تاج کی ساس کا انتقال ہوگیا تھا۔

حمدان کی پیدائش نے سب کو حیران کر دیا تھا جس کی آنکھیں اور بال سنہرے رنگ کے تھے البتہ نقوش ماں پر گئے تھے۔انگریزوں کی طرح گوری رنگت کا بچہ نہایت خوبصورت تھا۔شاہ تاج شادی کے آٹھ سال کا دکھ بھلائے حمدان میں مگن رہتی تھی۔شادی کے آٹھ سال اس نے عورتوں سے جو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تضحیک آمیز باتیں سنی تھی اس کا اثر حمدان کی آمد نے زائل کر دیا تھا۔حمدان کو ایک سال ہوا تھا جب حمدان کا اسپرم ڈونر باپ بلیک میلنگ پر اتر آیا تھا۔اسی ڈاکٹر سے جس نے شاہ تاج کی مدد کی تھی سے نمبر نکلوا کر وہ شاہ تاج کو تنگ کرنے لگا تھا۔اس کا منہ بند رکھنے کے لیے شاہ تاج ہر چھ مہینے بعد ایک خطیر رقم اس تک پہنچایا کرتی تھی پھر بھی اسے تسلی نہیں ہوتی تھی۔یہ خوف کہ کہیں گھر والوں کو شاہ تاج کی پریگننسی کی اصل حقیقت معلوم نہ ہوجائے روز شاہ تاج کو وسوسوں میں گھیرے رکھتی تھی مگر کچھ عرصے سے اس شخص کی ڈیمانڈز بدل گئی تھی۔وہ حمدان کے والد کی حیثیت سے بزنس میں شیئرز چاہتا تھا۔

شاہ تاج نے کرب سے آنکھیں کھول لی اور خون چھلکاتی آنکھوں سے چھت پر بنے نقش و نگار دیکھنے لگی۔فائر ورکس کا شور تھم چکا تھا۔کچھ دیر پہلے کا خوف کہیں غائب ہوچکا تھا۔آخر اس نے وانیہ جیسا ہتھیار تیار ہی اس دن کے لیے کیا تھا۔سرخ ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابا میاں کے جانے سے گھر میں خاموشی پھیل گئی تھی۔رات گہری سیاہ ہوچکی تھی اور وانیہ لاؤنج میں ہیٹر کے آگے پاؤں پھیلائے،کاؤچ پر بیٹھی مائی کی جانب سے دی گئی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔کچھ دنوں سے مائی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے وہ گھر پر رہتی تھی۔شاہ تاج کے قصر میں نیو ایئر پارٹی جاری تھی مگر اس کے پاس تھیم کے مطابق کپڑے نہیں تھے اس لیے اسنے سہولت سے انکار کر دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"وہ عظیم قوم کی **'کارا'** تھی جو اپنے قوم کو عظیم بنانا چاہتی تھی۔افسوس اس کی قوم اسے پہچان نہ سکی۔"

وانیہ نے ان الفاظ پر ہاتھ پھیرے،یہ الفاظ تو اس نے خواب میں سنے تھے۔وہ کچھ دنوں سے تھائی قوم کی قدیم زمانوں کی کتاب پڑھ رہی تھی۔یہ کتاب شاعری کے سے انداز میں لکھی گئی تھی جس کے معنی مبہم ہوتے تھے،جیسے کوئی پیش گوئی ہو۔اسے اس نئی زبان کو سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی جیسے وہ اس زبان سے واقف ہو۔

"کارا کیا چیز ہے؟"ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے وانیہ نے سوچا۔

"یہ کیسی شاعری ہے۔اف مجھے تو شاعری پسند بھی نہیں ہے اور ان کے معنی سمجھنا تو بہت مشکل بات ہے مگر ایک بات ہے کہ یہ قوم توہم پرست بہت ہے۔بھلا لڑکیوں کو مارنے کی تک تھی۔اور زرا جو مصیبت آجائے تو لڑکیوں کو ذبح کر کے ان کا لیڈر خون پیتا تھا۔یخ۔"وانیہ نے جھر جھری لی۔"بھلاایسے تھوڑی آفات ٹلتی ہیں۔"

وانیہ نے سر جھٹکا اور اگلہ صفحہ کھولا۔وہاں عجیب سے گول دائرے بنے ہوئے تھے جن کے بیچ میں مختلف لکیریں سینچی گئی تھی۔وانیہ موٹی جلد والی کتاب کو دائیں بائیں ہلاتی ان گول دائروں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس کے بائیں کان کی لو میں جلن ہونے لگی۔تکلیف سے **'سی'** کرتے وانیہ نے کتاب بند کرکے ساتھ ہی صوفے پر ڈالی اور بائیں ہتھیلی سے کان ڈھانپے اٹھ گئی۔اسے یک دم خیال آیا کہ جب بھی کچھ برا ہونے لگتا تھا اس کے کان کی لو آگ کی طرح جلنے لگتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(کیا برا ہوسکتا ہے؟)لاؤنج سے آہستہ آہستہ باہر قدم نکالتے ہوئے وانیہ نے سوچا۔ **(امی؟)**ذہن میں خیال آتے ہی وانیہ تیزی سے سیڑھیوں کے قریب بنے ماں کے کمرے کی طرف دوڑی تھی۔اس کی شال وہی ڈائننگ میز کے قریب گر گئی۔دروازہ کھولنے پر وانیہ کا دل رک سا گیا۔فاطمہ بکھرے بالوں کے ساتھ فرش پر بیٹھی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ان کا چہرہ انڈے کی سفیدی جیسا سفید تھا۔انہوں نے ہانپتے ہوئے شرمندہ سی نظر اٹھا کر وانیہ کو دیکھا۔وانیہ کے نتھنوں سے بو ٹکرائی تھی۔وہ فوراََ سے ماں کی طرف لپکی تھی جن کے کپڑوں کے دامن پر قے کی چھینٹیں تھی اور فرش قے کرنے کی وجہ سے خراب تھا۔

"اٹس اوکے۔"

وانیہ فوراََ سے آگے بڑھی اور گھٹنے کے بل ماں کے قریب بیٹھتے ہوئے ان کے چہرے سے چپکے بال ہٹانے لگی۔ان کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا۔

"میں۔۔۔واش روم جانا چاہ رہی تھی۔وہ۔۔۔یہ۔۔۔"ایسے لگتا تھا جیسے ان کے گلے میں خراشیں پڑ گئی ہو۔ٹوٹے الفاظ ادا کرتی وہ صفائیاں دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"خیر ہے امی۔آپ نے بھی تو بچپن میں ہمارا یونہی خیال رکھا ہوگا جب ہمارا ڈائپر لیک ہوجا تا ہوگا،بیڈ شیٹ خراب ہوجاتی ہوگی۔خیر ہے امی۔"وانیہ نے بمشکل گلابی آنکھوں کو جھپکتے ہوئے آنسو پیتے ہوئے کہا۔

"امی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"ان کو بازوؤں کے سہارے سے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے وانیہ نے فکر مندی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسے لے کر جاؤگی؟"وہ ہانپ رہی تھی۔،"ابا میاں تو ہیں نہیں یہاں۔بلڈ پریشر کی گولی۔۔کھالی تھی فرق نہیں پڑھا۔"وہ ہانپتے ہوئے الفاظ ادا کر رہی تھی۔

"وانیہ تو ہے نا امی۔بس آپ فکر نہ کریں۔"ان کے کانپتے سر د ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دباتے ہوئے وانیہ نے انہیں دلا سہ دیا اور فوراًلاؤنج کی طرف بھاگی جہاں اس کا فون پڑا ہوا تھا۔

(مقدس باجی کو بلاؤں؟۔۔نہیں۔وہ کیسے پنڈی سے یہاں آئے گی۔شاہ تاج خالہ)

صوفے پر پڑے فون کو اٹھاتے ہوئے وہ ایک منطقی سوچ پر پہنچی تھی۔

شاہ تاج باتھ ٹب میں بیٹھی گردن تک خود کو ڈبوئے وارم پانی سے اپنے اعصاب کو سکون بخش رہی تھی۔بیڈ پر پڑا فون زور زور سے چیخ رہا تھا مگر شاہ تاج جیسے بہری ہوگئی تھی۔

خوف سے کانپتے ہاتھوں سے وانیہ نے فون کان سے الگ کیا۔گھبراہٹ اتنی طاری تھی کہ ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔شاہ تاج سے مایوس ہو کر اس نے حمدان کو کال ملائی۔

اسنوکر پر سفید بال کا نشانہ لے کر حمدان نے اسے ڈنڈی ماری۔سفید بال نے مختلف بال بکھیر دیے تھے اور بال اپنے گڑھوں کی جانب لڑھکنے لگے۔حمدان نے اپنے قریب کھڑے لڑکے کی مٹھی سے مٹھی ملائی تھی اور فاتحانہ نظروں سے سامنے کھڑے لڑکوں کو دیکھا تھا جو منہ بناتے ہوئے سبز میز پر پیسے پھینک رہے تھے۔کوٹ اسٹینڈ پر لٹکے کوٹ میں اسکا فون بج بج کر تھک گیا تھا۔

"کیا کروں؟"وانیہ روہانسی ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فون ہاتھوں میں پکڑے وہ کمرے کی طرف دوڑی تھی جہاں فاطمہ بیڈ کراؤن سے پشت لگائے نیم بیہوشی کی حالت میں تھی۔

"امی؟امی جان۔"وانیہ نے فرش پر پڑے قے سے پاؤں بچاتے ہوئے ماں کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے آواز لگائی۔

فاطمہ آنکھیں نیم وا کیے جواب دینے سے قاصر تھی۔

وانیہ کے ہاتھ پاؤں سے جان نکل رہی تھی۔تھوک نگلتے ہوئے اس نے گھبرا کر آزان کو فون ملایا اور واش روم کی طرف چلی آئی۔ہر ایک بیل وانیہ کی امید توڑتی اور جوڑتی تھی کہ چوتھی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔

آزان کے **'ہیلو'** پر وانیہ نے ٹھنڈے بیسن کی سطح پر اپنا بایاں ہاتھ رکھا اور لب آپس میں پیوست کیے سسکی روکی۔فرشتہ کسے کہتے ہیں اسے آج سمجھ آئی تھی جب مصیبت کے وقت کوئی بھی پاس نہ ہو اور آپ اس سے مدد طلب کریں جس کا آپ نے تصور بھی نہ کیا ہو۔

"ہیلو کون ہے؟"آزان رف سے ٹراوزر میں ملبوس قانون کی کتاب کے ورق کھولے، اسٹڈی ٹیبل کے گرد کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"آزان۔۔۔بھائی۔"وانیہ سے بمشکل الفاظ ادا ہوئے تھے۔

"وانیہ ہو؟اگر میں نے آواز سہی پہچانی ہے۔"آزان نے مطلوبہ صفحے میں نشانی رکھتے ہوئے پوچھا۔"میرے پاس نمبر سیو نہیں ہے تمہارا ورنہ یہ سوال نہ پوچھتا کہ کون ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ گھر آسکتے ہیں؟"

"اس وقت؟"آزان نے دائیں جانب گردن موڑکر دیوار پر لگی ساڑھے بارہ بجاتے گھڑی کو دیکھا۔

"جی۔ابا میاں لیہ گئے ہیں۔امی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے انہیں اسپتال لے کر جانا ہے۔مجھے ٹیکسی میں جانے سے ڈر لگتا ہے ورنہ میں آپ کو یوں فون نہ کرتی۔وہ پہلے میں نے خالہ امی۔۔۔"

"صفائیاں مت دو وانیہ۔"آزان نے نرمی سے اس کی بات کاٹی۔"بس تم لوگ تیاری پکڑو میں گاڑی لے کر آتا ہوں۔"

فون کان سے ہٹا کر اسٹڈی ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ عجلت میں ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔

ہتھیلی کی پشت سے ناک رگڑتے ہوئے وانیہ قے صاف کرنے کے لیے واش روم سے باہر نکلی۔

گیلے فرش کو وائپر سے رگڑتے ہوئے وانیہ دبی دبی سسکیاں لے رہی تھی جب گیٹ کی بیل نے وانیہ کی جان میں جان ڈالی تھی۔

"آزان بھائی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسپتا ل کی سفید درو دیوار کفن جیسے لگتے تھے۔دوائیوں کی بو کافور سے مشابہت رکھتی تھی۔اسپتال کا کاریڈور نہایت ٹھنڈ ا تھا۔بالوں کا بکھرا بکھرا سا جوڑا بنائے،وہ سرخ ناک اور گلابی آنکھیں لیے،بال کندھوں کے گرد لپیٹے چپ چاپ بیمار کے ساتھ آئے عزیزوں کے لیے رکھی بینچ پر بیٹھی ہوئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

تھی۔وجیہہ کی موت کے بعد وہ دوسری دفعہ اسپتال آئی تھی۔وہی رات اور اس کا کرب ایک بار پھر سے تازہ ہوگیا تھا۔

آزان نے وانیہ کے برابر بینچ پر بیٹھتے ہوئے بھاپ اڑاتا چائے کا کپ وانیہ کی طرف بڑھایا۔

"دل نہیں کر رہا۔"آنسوؤں سے تر آواز میں وانیہ نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھنڈ بہت ہے،پلیز پی لو۔"

وانیہ نے گہرا سانس لیا اورمزید بحث کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کپ تھاما۔"سوری میں نے آپ کی نیو ایئر پارٹی خراب کی۔"

"میں پارٹی میں نہیں تھا۔"آزان نے بھاپ اڑاتے کپ سے چائے کا گھونٹ بھرا۔

آزان دونوں کہنیاں گھٹنوں پر رکھے آگے کو جھکا بیٹھا ہوا تھا۔بلیک پفر جیکٹ اور بلیو جینز پہنے،وہ گھنے بالوں کو برش کیے بغیر ہی وانیہ کی مدد کے لیے دوڑا چلا آیا تھا۔

"آپ نے گھر میں کسی کو بتایا ہے کہ آپ یہاں ہیں؟"

"خنسا بھابھی کو بتا یا تھا۔"

"ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں؟"وانیہ نے پہلی دفعہ براہِ راست آزان کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جس کا بایاں رخ وانیہ کو نظر آرہاتھا۔

"بلڈ پریشر بہت ہائی ہے۔اسٹریس میں رہتی ہیں وہ اسی لیے طبیعت بگڑی ہے۔"چائے پر جم جانے والی تہہ کو دیکھتے ہوئے آزان نے دھیمی آواز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو آئی سی یو میں کیوں ایڈ مٹ ہیں وہ؟"وانیہ کو جیسے ان پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"کیونکہ بلڈ پریشر کا ہائی ہونا بھی اچھی علامت نہیں ہے۔ضروری نہیں کہ جن کا آپریشن ہوں بس انہیں ہی آئی سی یو میں رکھا جائے۔"

"وجیہہ کے جانے کے بعد امی ایک دن بھی سکون سے نہیں سو سکی۔انہیں ٹیبلیٹ دے کر سلانا پڑتا ہے۔وہ ہر وقت وجیہہ کو یاد کرتی رہتی ہیں۔"وانیہ نے رندھے لہجے میں کہا تھا۔

آزان نے سر ہلاتے ہوئے گھونٹ گھونٹ چائے پینی شروع کی۔اسپتال کے کاروِیڈور کی خاموشی رات کے اس پہر اور بھی عجیب اور وحشت زدہ لگتی تھی۔وانیہ نے کتنی بار متشکر نظروں سے آزان کو دیکھا تھا جو سیٹ کی بیک سے پشت ٹکائے،سینے پر ہاتھ باندھے سر جھکائے بیٹھا تھا۔شاید وہ بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔وانیہ ان سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ گھر چلے جائے پر ہر بار الفاظ زبان پر دم توڑ جاتے تھے،آزان کے وجود سے اسے تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔وانیہ بغور آزان کے ماتھے کو ڈھانپے بالوں کو دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر کاروِیڈور کی طرف آتے حمدان پر پڑی۔وانیہ فوراً سیٹ سے اٹھی تھی پر حمدان کے چہرے پرتنے سخت تاثرات نے اسے گھبرا کر رکھ دیا تھا۔اس نے ایک نظر آزان کے جھکے سر اور وانیہ پر ڈالی۔

"مجھے کیوں نہیں بلایا؟مجھے تو خنسا بھابھی سے پتا لگا حالانکہ مجھے تم سے پتا لگنا چاہیئے تھا۔"خاموشی میں اسکی گرجدار آواز بم کی طرح آزان کے کانوں میں پڑی تو وہ ہڑ بڑا کر جاگ گیا۔

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟"جمائی روکتے ہوئے آزان اٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو کال کی تھی۔"وانیہ کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔اتنی اونچی آواز میں بات تو کبھی ابا میاں نے بھی نہیں کی تھی۔

"کب کی تھی کال، ہاں؟"حمدان کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھی،سنہری آنکھوں میں سختی تھی۔

"وہ کہہ رہی ہے کہ کی تھی تو کی ہوگی۔" آزان نے لہجے کو ہموار رکھتے ہوئے ناپسندیدہ نظروں سے حمدان کو دیکھا تھا۔،"تم یہاں تیمار داری کرنے آئے ہو یا لڑنے؟"

"تم سے بات کی ہے!"آزان کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حمدان اس کے نزدیک آیا تھا۔"کیا چل رہا ہے تم لوگوں کے بیچ؟دیکھ رہا ہوں میں کہ تم بیچ میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہو۔"آزان کے سینے کو شہادت کی انگلی سے ٹھونکتے ہوئے ،اس نے چبا چبا کر کہا۔

"اپنے اور اس کے رشتے کو ڈیفائن کرو پہلے،اس کے بھائی ہو یا شوہر ہو جو ایسے حق جما رہے ہو!"آزان نے اس کی انگلی کو اپنے ہاتھ سے جھٹکا۔

"مجھے مجبور مت کرو۔"آزان نے آواز دھیمی رکھی تا کہ پشت کی طرف کھڑی وانیہ سن نہ سکے۔"کہ وانیہ کو حقیقت معلوم ہو کہ کیسے تم اسے صرف بیوقوف بنا رہے ہو ورنہ تائی امی اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہیں۔"

حمدان لب بھینچے خون آشام نگاہوں سے آزان کو دیکھ رہا تھا۔وانیہ نےشال کو مٹھی میں دبوچا، خشک گلے کو تر کرتے ہوئے ایک نظر اطراف پر ڈالی جہاں ان تینوں کے سوا اس وقت کوئی نہیں تھا۔

ایک شکایت بھری نظر وانیہ پر ڈال کر حمدان الٹے قدموں واپس لوٹ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وانیہ گرنے کے سے انداز پر یخ بینچ پر گر گئی۔

آزان نے آنکھیں میچ کر گہرا سانس بھرا اور وانیہ کے برابر میں آہستہ سے بیٹھ گیا۔

"آئندہ اپنے والدین کے علاوہ کسی کو حق نہ دیں کہ وہ آپ کو کٹہرے میں کھڑا کرے۔"آزان نے دھیمی آواز میں کہتے ہوئے افسوس سے ایک نظر ششدر بیٹھی وانیہ کو دیکھا۔وانیہ کی چوائس بری تھی،وہ جان گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ رات نہ صرف وانیہ پر بھاری اتری تھی بلکہ شاہ تاج پر بھی اتنی ہی سخت تھی۔شاہ تاج نے سیکیورٹی ہیڈ کی معیت میں تمام ویٹرز کو قصر کے بیسمنٹ میں قید کر رکھا تھا۔بیسمنٹ میں ایک دو بلبز لگے ہوئے تھے جس کی وجہ سے تاریکی کا راج زیادہ تھا۔بیسمنٹ وحشت ناک قید خانے کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے پارٹی میں موجود تمام لوگوں کی حرکات نوٹ کی تھی مگر کوئی غیر معمولی حرکت نظر میں نہیں آئی تھی۔

بیسمنٹ کے ٹھنڈے فرش پر برف کے ٹھنڈے بلاکس پر تمام ویٹر ز بغیر شرٹ کے پشت کے بل لٹائے گئے تھے۔ان کے ہاتھ زنجیروں میں قید تھے اور تمام ویٹرز کی حالت غیر تھی۔جسم اس قدر سن اور اکڑا ہوا تھا کہ انہیں اپنا جسم اپنا لگ ہی نہیں رہا تھا۔

"عادل۔"سلک کی نائٹ سوٹ میں ملبوس، سینے پر ہاتھ باندھے شاہ تاج بیسمنٹ کے کونے میں کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل مؤدب ساشاہ تاج کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

"ان ویٹرز پر تشدد کرو اتنا جتنا یہ برداشت کر سکے مگر مارنا مت۔ہر طریقہ آزماؤں تاکہ اس مطلوبہ ویٹر کاپتا لگے اور وہ اپنا منہ کھولے جس نے میرے جوس میں پرچی ڈالی تھی۔جس شخص نے ان ویٹرز کو یہاں بھیجا ہے اسکا بھی معلوم کرو۔"

کرخت آواز میں حکم صادر کرتی ،بے رحم شاہ تاج آرام دہ سلیپر زمیں .بیسمنٹ کی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کراچی کا آسمان دھلا دھلا شفاف لگ رہا تھا۔سورج کی تپش عام دنوں کے بہ نسبت خنک موسم کی وجہ سے کم تھے۔اپارٹمنٹ کی کھڑکیوں کے پردے ہٹے ہوئے تھے۔چڑیا اڑتے اڑتے گیلری کی ریلنگ پر بیٹھ جاتی اور صاف ستھری کھڑکیوں سے نظر آتے منظر کو دیکھتی۔منتہا کچن میں رکھے اسٹول پر بیٹھی سخت لہجے میں اپنی چھوٹی بہن کو ڈانٹے جا رہی تھی۔یشفین بالوں کو کیچر میں بند کرتے تاسف سے منتہا کی چخ چخ سنتے ہوئے مین ڈور کی طرف بڑھی جہاں اب سے کچھ دیر پہلے بیل بجی تھی۔

"زیادہ خالہ امی کی چمچی بننے کی کوشش مت کرو۔"منتہا ماتھے پر بل ڈالے مسلسل وانیہ کو سخت سست سنائے جا رہی تھی۔

"مقدس باجی کیا مر گئی تھی جو تم نے شاہ تاج خالہ کے خاندان کے لڑکے سے مدد مانگی؟بھول گئی تم لاسٹ ٹائم کیا کیا تھا انہوں نے ہمارے ساتھ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یشفین لفافہ ہاتھ میں تھامے مڑی اور منتہا کی طرف قدم بڑھائے جو دوسری طرف کی بات سن رہی تھی۔

"چپ کرو،بیوقوف۔وہ کتنی اچھی ہیں سب پتا ہے مجھے۔ایویں تو میں اور مقدس باجی ان کے گھر نہیں جاتے۔منافق لوگ ہیں سب۔آئندہ خالہ امی یا آزان شزان کو بلایا نا تو تمہارے آبشار جیسے بال جھاڑو کی طرح بنا دونگی۔امی کا خیال رکھنا،پیسوں کی فکر مت کرنا،آزان کے بینک اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دونگی۔اللہ حافظ۔"سر جھٹکتے ہوئے منتہا نے فون کان سے الگ کیا۔

"یار کبھی تو پیار سے بات کر لیا کرو۔وہ بیچاری بھی کیا کہتی ہوگی کہ کیسی بڑی بہن ملی ہے۔ادھر تمہاری امی کی طبیعت خراب تھی وہ اکیلی اس سب مسئلے سے گزری ہے۔یہ نہیں کہ شاباشی دو تم تو اسے ڈانٹے جارہی تھی۔"اوون میں رات کا بچا سالن رکھتے ہوئے یشفین نے وانیہ کی سائیڈ لی۔ٹائمر سیٹ کر کے وہ فریج کی طرف بڑھی۔

"اسے پتا ہے میرا غصہ وقتی ہے۔اب اس پر غصے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس سے پیار نہیں کرتی یا اپیریشیٹ نہیں کرتی۔ہر کسی کا تعریف کرنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔"منتہا سلیب پر رکھے خاکی لفافے کو چاک کرتے ہوئے بولی۔

"بندہ گدھا ہو چھوٹا بھائی یا بہن نہ ہو۔"

منتہا کی گھوریوں کو اگنور کیے یشفین نے گرم توے پر فروزن پراٹھا ڈالا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم تو اپنے شوہر کو بھی سہی ڈرا دھمکا کر رکھو گی۔اے، مجھے شاپنگ پر لے جاؤ نہیں تو عینک توڑ کر اندھا بنادونگی۔اے دہی لے آؤ نہیں تو یہ بال اڑا کر چھلا ہوا آلو بنادونگی۔سنو،میری بات ایک ہی بار سنا کرو نہیں تو داڑھی سے پکڑ کر گھر سے باہر کھڑا کر دوگی۔"پراٹھے پر چمچ سے تیل پھیلاتے ہوئے یشفین اس کی نقل اتارنے لگی۔

اوون کی ٹو نے لمحے بھر کے لیے دونوں کو خاموش کرایا تھا جو چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ سالن گرم ہوچکا ہے۔

"ویٹ اے منٹ۔"کرسی پر یشفین کی پشت کی طرف مڑتے ہوئے منتہا نا سمجھی سے گویا ہوئی۔"یہ میرا شوہر عینک کیوں پہنے گا؟"

"الہام۔الہام ہوا ہے مجھے۔"یشفین نے شرارت سے مسکراتے ہوئے پراٹھا توسے اتار کر ہاٹ پاٹ میں رکھا۔

منتہا نے سر جھٹکتے ہوئے کاغذ کھول کر پڑھنا شروع کیا۔

"یہ کیا ہے؟"منتہا کو کاغذ پڑھتے ہوئے دیکھ کر وہ اسکے قریب کھڑی ہوگئ۔

"کورٹ نوٹس۔۔اگلی پیشی میں استغاثہ کے گواہ کے طور پر پیش ہونا ہے۔ویسے تو خیر نورین مجھے آگاہ کرچکی تھی،پچھلی سماعت میں اسے جج صاحب نے کہہ دیا تھا اپنی گواہ پیش کرنے کا۔"منتہا نے کاغذ تہہ کر کے سلیب پر رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم گواہ کے طور پر پیش ہی نہ ہو۔"یشفین نے ڈرتے ڈرتے منتہا سے کہا جو مشکوک نظروں سے یشفین کو گھورنے لگی۔

"یہ تم سر ضرار والی باتیں کیوں کر رہی ہو؟"

یشفین اس کے سہی تکے پر بوکھلا کر توے کی طرف مڑی جو دھواں اڑانے لگا تھا۔یشفین کی کل رات ہی ضرار سے بات ہوئی تھی جو یشفین کو منتہا کی بہترین دوست سمجھتے ہوئے اسے سمجھانے آیا تھا کہ وہ منتہا کو باز رکھے۔

"اچھا انہوں نے بھی تم سے بات کی تھی؟"مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے یشفین نے توے پر دوسرا پراٹھا ڈالا۔"اگر ایسی بات ہے تو غلط نہیں کہہ رہے وہ۔دیکھو یار ہم لڑکیاں ہیں اور ہمارے لیے سب سے اہم چیز ہماری عزت ہوتی ہے۔وہ شخص بہت بارسوخ ہے یار کچھ بھی کر سکتا ہے تمہیں باز رکھنے کے لیے۔تھوڑی دیر کے لیے خود سوچو کہ کیا کیا برا ہو سکتا ہے۔"پراٹھے کو پلٹتے ہوئے یشفین کے ہاتھ پر تیل کی چھینٹیں پڑی تو اس کی زبان کو بریک لگا۔

"منتہا عالم ڈرتی نہیں ہے کسی سے سوائے اللہ کے۔"کرسی دھکیلتے ہوئے منتہا نے اپنا تکیہ کلام دہرایا۔

یشفین نے آنکھیں گول گھمائیں اوربغیر مڑے سرگوشی کرتے ہوئے منتہا کا کئی دفعہ کا کہا گیا جملہ اس کے ساتھ دہرانے لگی۔"اور جو اللہ کے سامنے جھکے اسے پھر دنیا جھکا نہیں سکتی۔"جملہ دہرا کر یشفین نے توے سے پراٹھا ہاٹ پاٹ میں منتقل کیا۔

منتہا برے موڈ کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے یشفین کی آواز سنائی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مشین لگا دینا ، آج تمہاری باری ہے۔"

منتہا نے ہونہہ کرتے دروازہ دھاڑ کی آواز سے بند کیا۔

چڑیا ریلنگ سے اڑتی وقت کو دوپہر میں بدلتے ہوئے دیکھتے ہوئے،ہوا کے سنگ درختوں سے اڑتے ہوئے،راستے میں دانہ چگتے ہوئے پانچ مرلہ کے گھر کی چار دیواری پر بیٹھ کر دلچسپی سے گیٹ کے دونوں طرف بند دروازوں کے پیچھے کھڑے نفوس کو دیکھ رہی تھی۔

فارض گیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتا دروازہ کھول کر سامنے کھڑی فربہہ مائل لڑکی کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں مبتلا ہو گیا۔

"اے ہٹو پیچھے۔"ہاتھ سے فارض کے سینے پر دباؤ ڈالتی یشفین، چھوٹے سے گیٹ سے سر جھکا کر اندر داخل ہوئی۔اس کے ہاتھ میں شاپرز کے ڈھیر تھے۔

"یہ سب کیا ہے؟بغیر اطلاع کیے،کیسے آگئی؟"فارض اس کے ہاتھوں میں پکڑے شاپرز کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

"یاد ہے تم سے ادھار لیا تھا بیس ہزار!"فارض نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب کیا واپس کرنا۔۔۔دیکھو کوٹ ،شرٹس اور پینٹس خرید کر لائی ہوں تمہارے لیے۔اب تمہارا ادھار ختم۔"مزے سے کہتے ہوئے یشفین برآمدے کی سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہیلو مس یشفین۔"فارض جھنجھلاتے ہوئے اس کے پیچھے لپکا جو دندناتے ہوئے اندر بڑھ رہی تھی۔"کس نے آپ سے کہا تھا کہ میرے لیے شاپنگ کریں؟اندر کہاں جا رہی ہو؟"فارض نے زچ ہوتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا جو کچن کے دروازے تک پہنچ گئی تھی۔

"تمہارے گھر مہمانوں کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے؟"

"امی گھر پر نہیں ہیں اور خدیجہ یہ پاس درزن کے پاس گئی ہےوہ تھوڑی دیر میں آجائے گی پھر اندر آجانا۔اس وقت میں گھر میں اکیلا ہوں۔"

"اکیلی لڑکیوں کو دیکھ کر تمہاری نیت خراب ہوجاتی ہے؟"یشفین نے آگے جھک کر رازدارانہ انداز میں پوچھا تھا۔

"اعوذُباللہ من شیطان الرجیم۔"کانوں کو ہاتھ لگاتا فارض خجل ہو کر راستے سے ہٹا تھا۔

"گڈ۔اب ہمارے بیچ سے شیطان غائب ہو چکا ہے۔"

یشفین مسکراہٹ دبائے جوش سے لاؤنج کی طرف بڑھی تھی اور سارے شاپرز سینٹر ٹیبل پر رکھ دیے۔

"پندرہ جنوری کو منتہا کی سالگرہ ہے۔"کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے یشفین نے مڑ کر فارض کو دیکھا جو ناراض تاثرات چہرے پر سجائے لاؤنج کی دیوار سے شانہ ٹکائے کھڑا تھا۔

یشفین کی شرارت بھری نظروں کے مفہوم سمجھتے ہوئے فارض کے کس بل ڈھیلے پڑے۔

"تم ٹھیک سمجھے۔"یشفین نے انگلی اس کی طرف ہلاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کے سالگرہ کے دن کو یاد گار بناؤ اور پروپوز کرو۔"

"نہیں ، نہیں ، نہیں۔"فارض مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

"جی ، جی، جی۔"اسی کے انداز میں **'جی'** کہتے ہوئے یشفین اس کے قریب کھڑی ہوگئی۔"وعدہ کیا تھا یاد کرو۔گیٹ ریڈی، آج موک پروپوزل کی پریکٹس ہوگی۔"فارض کا شانہ تھپکتے ہوئے وہ واپس مڑی۔

فارض خود پر ترس کھاتے ہوئے اس کے پیچھے میز تک آیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

سورج کی نارنجی ڈوریں آسمان پر سایہ فگن تھی۔مری سے آتی برفانی ہواؤں نے اسلام آباد کے موسم کو اچھا خاصہ ٹھنڈا کر دیا تھا۔

سبز رنگ کا لانگ کوٹ پہنے،بالوں کو جوڑے میں باندھے،کالے چشمے کو گلے میں ڈالے شاہ تاج ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اسپتال کے روم میں فاطمہ کے نزدیک صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔فاطمہ نقاہت زدہ سی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جسے زرا سا اونچا کر رکھا تھا۔مقدس باجی ماں کے قریب بیٹھی چمچ سے انہیں سوپ پلا رہی تھی۔وانیہ خالہ امی کے برابر میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔صبح منتہا کی ڈانٹ اور دوپہر کو مقدس باجی کی ناراضی نے وانیہ کواچھا خاصہ شرمندہ کر دیا تھا۔جس کی وہ کل رات سے احسان مند تھی اسی کے آگے اب شرمندہ تھی۔مقدس باجی نے آزان کے سامنے ناراضی کا اظہار نہیں کیا تھا مگر ان کے تاثرات آزان کو بہت کچھ سمجھا گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"بس کل رات میرے موبائل کی بیٹری ڈاؤن ہوگئی تھی ورنہ میری بہن مجھے بلائے اور میں نہ آؤ۔"شاہ تاج نے آنکھ کا کونہ صاف کیا تھا۔

مقدس باجی نے ناگوار نظر خالہ امی پر ڈالی تھی۔

"خیر ہے آپا۔"فاطمہ نے نحیف آواز میں انہیں تسلی دی تھی۔

"میں زرا ایک اہم کال کر کے آتی ہوں۔"آنکھوں ہی آنکھوں میں وانیہ کو اشارہ کرتی شاہ تاج اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

اسپتال سے دور سفید ستونوں والے محل میں مغرب کا سیاہ اندھیرا اتر چکا تھا۔عفان بیوی اور بیٹی کے ساتھ سردیوں کی چھٹیاں گزرانے فن لینڈ کے لیے فلائی کر چکا تھا۔آزان کل رات سے گھر نہیں آیا تھا جبکہ غزالہ اور جنید کسی کی شادی پر گئے تھے۔ملازمین مالکوں کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے کوارٹر چلے گئےتھے۔ہیٹر کی گرمائش سے گرم قصر کے اندر خاموشی پنجے گاڑھے بیٹھی تھی۔گونگی پورے اعتماد کے ساتھ نور کے کمرے کی ڈریسنگ روم میں کاؤچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ڈریسنگ کی صرف ایک ہی بتی جل رہی تھی۔گونگی نور کے ٹیبلٹ میں ٹرانسلیٹر ایپ کھولے اپنے موبائل میں نیلے فائل سے لی گئی تصاویر کا عکس لیتی اور پھر لینگوئج سلیکٹ کر کے اردو میں ان کا ترجمہ پڑھتی تھی۔نور سے دوستی کا اسے فائدہ ہوا تھا جو اسے ٹیکنالوجی کی دنیا سے متعارف کروا رہی تھی۔ہر مترجم تصویر گونگی پر حیرت کے پہاڑ توڑتی تھی۔وہ پہلے سے بھی زیادہ جوش سے تصاویر کا عکس لے کر انکا ترجمہ پڑھنے لگی۔

"تو یہ تھا وہ راز جس کے لیے شاہ تاج نے اپنا شوہر قتل کیا اور مجھے زبان کٹوانی پڑی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گونگی کی نظروں میں بدلے کی آگ کے شعلے آسمان کو چھوتے نظر آرہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

ڈھائی برس قبل۔۔۔

وزیر رزاق کے تنے تاثرات اوران کا شاہ تاج سے کھچا کھچا رہنا گھر کے افراد سے چھپا نہیں تھا۔شاہ تاج سب کو تسلیاں دے رہی تھی کہ سب ٹھیک ہے مگر سب ٹھیک نہیں تھا۔جب سے وزیر رزاق گردے کا ٹرانسپلانٹ کر کے قصر واپس آئے تھے وہ خاموش اور سنجیدہ رہنے لگے تھے۔حمدان کی طرف دیکھنا بھی چھوڑ رکھا تھا۔

مئی کا وسط تھا اور آسمان پر بادل خوب گرج رہے تھے۔وزیر کھڑکی کھولے میز کے گرد رکھی کرسی پر بیٹھے بالکونی میں رکھے موتیے کے پھولوں کو دیکھ رہے تھے۔دروازے پر مخصوص دستک نے ان کی توجہ بٹا دی تھی۔'یس' کہہ کر انہوں نے آنے والے کو اجازت دی۔بیس سال کی سانولی رنگ کی تارا ماتھے تک ڈوپٹہ لیے اندر داخل ہوئی۔

"وہ۔۔۔صاحب مالکن نے بلایا تھا،ان کے پاؤں کا مساج کرنا ہے۔"وزیر کے سخت تاثرات اور کمرے کی خاموشی سے گھبرا کر تارا دروازے کے پاس ہی سمٹ کر کھڑی ہوگئی۔

"آجائے گی تھوڑی دیر میں۔"وزیر کی سخت آواز بادل کے گونج میں دب سی گئی تھی۔

"میں تب آجاؤں گی۔"تارا جھجکتے ہوئے فوراََ مڑی۔

"رکو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

ہینڈل پر دھرا تارا کا ہاتھ کانپا تھا۔آج سے پہلے کبھی صاحب نے براہِ راست اس سے بات نہیں کی تھی۔

"یہ بالکونی میں رکھے پھولوں کے گملے ریلنگ سے شیڈ کی طرف لے آؤ۔پھول ابھی جوانی کی عمر تک نہیں پہنچے۔آج بارش بہت زور کی برسیں گی،مجھے ڈر ہے کہیں یہ ننھے پودے تباہ نہ ہوجائے۔"وزیر کی آواز میں عجیب سا ٹھراؤ تھا۔

تارا سر ہلا کر مڑی اور بالکونی کے گلاس ڈور کی طرف قدم بڑھائے۔وزیر نے لحظہ بھر کے لیے بھی اس سے آنکھ نہ ہٹائی تھی جو گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔گلاس ڈور ہوا کی وجہ سے واپس سے آپس میں مل چکے تھے۔تارا ایک ایک گملہ احتیاط سے شیڈ کی طرف لا رہی تھی۔

"آپ کی طبیعت کیسی ہے؟"شاہ تاج کی نرم آواز نے وزیر کا ارتکاز توڑا تھا۔

سلک کا نیلے رنگ کا نائٹ سوٹ پہنے،بالوں کو گول جوڑے میں باندھے وہ نرمی سے وزیر کو دیکھ رہی تھی۔

تارا گلاب کے تنے میں اگے کانٹے میں پھنسا ڈوپٹہ چھڑاتی شیڈ تلے ،شاہ تاج کی آنکھوں سے اوجھل دوزانو ں بیٹھی ہوئی تھی۔تیز ہوا اسکا ڈوپٹہ اڑا اڑا لے جاتی تھی جسے بدقت وہ سنبھالتی تھی۔

"مجھے لگا تھا ٹرانسپلانٹ کرانے کے بعد ٹھیک ہوجاؤ گا مگر ایسا نہیں ہوا۔"وزیر کرسی کے دونوں ہتھوں پر دونوں ہتھیلیاں جمائے دائیں طرف کھڑی شاہ تاج کو دیکھ رہے تھے۔"میں مزید بیمار ہو گیا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تکلیف ہورہی ہے بہت؟ڈاکٹر کے پاس چلے؟"شاہ تاج نے تشویش سے وزیر کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے وزیر نے نفرت سے کندھا جھٹک کر ہٹایا تھا۔

"کیا بات ہے؟"شاہ تاج سے مزید برداشت نہ ہوا۔"جب سے اسپتال سے واپس آئے ہیں کھچے کھچے سے ہیں۔جنید،غزالہ حتیٰ کہ حمدان نے بھی آپ کی سرد مہری نوٹ کی ہے۔ناراض ہے تو کھل کر بتایے کہ کیا خطا ہوئی ہے مجھ سے؟"مٹھیاں بھینچے شاہ تاج پھٹ پڑی تھی۔

تارا کانٹوں سے ڈوپٹہ چھڑوا چکی تھی مگر مالکن کی تیز آوازاس کے کانوں میں پڑ گئی تھی۔سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بیٹھی رہے یا اٹھ جائے۔

"گھن آتی ہے مجھے تم سے۔"وزیر نے نفرت آمیز نظر اس پر ڈالی تھی۔"مہنگے کپڑے،بوٹکس سے تم اپنا ظاہر خوبصورت بنا سکتی ہو مگر اپنے باطن کو خوبصورت بنانے کے لیے کیا کیا ہے تم نے؟کیا اپنا میلا پن تمہیں نظر نہیں آتا؟"

شاہ تاج دانت پر دانت جمائے غصے کو ضبط کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی مگر وزیر کی سلگتی نگاہوں میں کچھ تھا جو شاہ تاج کے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا تھا۔

"کس میلے پن کی بات کر رہے ہیں؟یہ کتابی باتیں بند کریں اور صاف بات کرے۔پہلے آپ کی ماں آپ کے کان بھرا کرتی تھی اب کون آپ کے کان بھرتا ہے، آپ کا بھائی؟"

"بکواس بند کرو۔"وزیر نے دھاڑتے ہوئے کہا تھا مگر اگلے ہی لمحے کھانسنا شروع ہوگئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بائیں گردے کی طرف درد کی ٹیسیں اٹھی تھی جن کو برداشت کرتے ہوئے انکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔میز کا سہارا لیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔انہیں تارا کی موجودگی بھول گئی تھی جو سہمی ہوئی شیڈ تلے بیٹھی گھٹنوں کے گرد بازو باندھے مالکوں کو لڑتا ہوا سن رہی تھی۔

"آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی۔ہم بعد میں بات کریں گے۔"شاہ تاج کہہ کر مڑی تھی جب وزیر نے انہیں کلائی سے پکڑ کر واپس کھینچا تھا۔

"بعد میں نہیں آج اور ابھی بات ہوگی۔"وزیر کے آنکھوں کی سرخی نے لحظہ بھر کے لیے شاہ تاج کا گلا سکھا دیا تھا۔

"میں جانتا ہوں تمہیں حمدان سے زیادہ اس دنیا میں کوئی عزیز نہیں ہے۔"وہ دھیمی غراتی ہوئی آواز میں بات کر رہے تھے۔

ہوا کی سڑ سڑ اور بادل کی وقفے وقفے کے بعد گرج کے باعث تارا کو ان کی باتیں صاف سنائی نہیں دے رہی تھی۔

"کھاؤ حمدان کی قسم کہ وہ میری اولاد ہے ، کھاؤ قسم۔"

وزیر کے الفاظ تھے کہ سیسہ۔۔۔شاہ تاج کے کان سیسے کی گرمائش سے جلنے لگے تھے۔رگوں میں خون کی روانی سست پڑ گئی تھی۔شل اعصاب کے ساتھ وہ وزیر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو ان کے چہرے کے تاثرات بھانپنے کی کوشش کر رہے تھے۔ساری زندگی یہ راز دبانے کے لیے انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا،تو ان کے شوہر کو کیسے علم ہوا؟وزیر کو پتا لگنے کا علم ہے کہ جنید بھی جان گیا ہوگا اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب انکی اور حمدان کی اس گھر میں کوئی جگہ نہیں۔اس عمر میں وہ جگ ہنسائی برداشت نہیں کر سکے گی۔وہ ساری زندگی طاقت اور عزت کے لیے جیتی آئی تھی ،اس عمر میں کیسے گنوا سکتی تھی۔

"کھاؤ قسم۔"وزیر نے ان کی کلائی کو جھٹکا دیا تھا۔

وہ خود بھی یہی چاہتے تھے کہ شاہ تاج انکار کر دے، ان کا شک درست نہ نکلے۔

"آپ سے یہ۔۔۔کس نے کہا؟"شاہ تاج نے سوکھے لبوں پر زبان پھیری تھی۔ان کے ہاتھ ہولے ہولے لرز رہے تھے جنہیں وزیر باخوبی محسوس کر رہے تھے۔

بارش کی ننھی بوندیں بالکونی کے فرش پر گرنے لگی تھی۔تارا ایک ہی پوز میں بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی۔دیوار پر ہتھیلی رکھتے پنجوں کے بل اونچا اٹھ کر اس نے کھڑکی سے شاہ تاج کے لٹھے کی مانند سفید چہرہ دیکھا تھا۔(**یہ تو لڑائی شروع ہوگئی ہے'اب میں کیا یہی بیٹھی رہوگی؟**)تارا نے یاسیت سے سوچا تھا۔

"ڈاکٹر محمود نے۔جب میرے گردے کے ٹرانسپلانٹ کے لیے حمدان کو کنسیڈر کیا گیا۔اس کااور میرا خون میچ کیاگیا تو نہ صرف یہ پتا چلا کہ وہ میرا پرفیکٹ میچ نہیں ہے بلکہ یہ بھی اسکا اور میرا تو بلڈ گروپ بھی سیم نہیں ہے۔"ان کے الفاظ شاہ تاج کی روح کھینچ رہے تھے۔

ان کا دماغ کام کرنے سے قاصر نظر آرہا تھا۔

"ڈونر ارینج ہوگیا اور آپریشن بھی کامیاب رہا مگر میرا دوست چپ رہا۔جب میرا آپریشن ہوچکا تو میں نے محسوس کیا تھا کہ وہ کافی چپ چپ اورپریشان تھا۔میں نے اس سے تفصیل پوچھی،پہلے پہل تو اس

نے انکار کیا مگر پھر وجہ بتا دی۔یہ اتفاق ہو سکتا تھا کہ میرے بیٹے کے خون کا گروپ اور میرا الگ ہو،لیکن یہ بات تنگ کرنے لگی مجھے اور میں نے اسے ڈی این اے ٹیسٹ کا کہہ دیا۔جانتی ہو ٹیسٹ میں کیا آیا۔"ان کی آواز گونجی تھی جبکہ شاہ تاج سن کھڑی تھی۔

تارا گھبرا کر کھڑکی سے پیچھے ہٹی تھی۔اس نے صرف آخری جملہ سنا تھا۔

"یہ کہ۔۔۔حمدان میرا بیٹا ہی نہیں ہے۔"انہوں نے جھٹکے سے شاہ تاج کی کلائی چھوڑی تھی۔

جھٹکا اتنا شدید تھا کہ شاہ تاج کو لگا اسکی کلائی الگ ہو گئی ہے مگر ہونے والے انکشافات اس قدر بھاری تھے کہ وہ چیخ بھی نہ سکی۔شاہ تاج رک رک کر سانس لے رہی تھی۔

"کون ہے وہ جس کے ساتھ منہ کالا کیا تھا بتاؤ کون ہے وہ؟"وزیر ضبط کے آخری مرحلے پر،شاہ تاج سے پشت کیے کھڑے تھے۔

"کیا جنید اور اس کی بیوی بھی جانتے ہیں اس بارے میں؟"شاہ تاج نے نہایت پست آواز میں پوچھا تھا۔

تارا ہونٹ چباتے ہوئے بارش کی وجہ سے اٹھنے والی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو ناک سے اندر کھینچ رہی تھی۔

"یعنی کہ تم اپنے گناہ کا اعتراف کرتی ہو!"انہوں نے بمشکل میز کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے رہنے کی کوشش کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کی آواز میں شکستگی تھی،پل بھر میں وہ بوڑھے لگنے لگے تھے۔ساری زندگی وہ احمقوں کی جنت میں مکروہ عورت کے ساتھ رہتے رہے تھے۔

"نہیں۔انہیں کیسے بتاؤں کہ میں بیوقوف بنایا گیا ہوں۔"وہ جیسے اپنا تمسخر خود اڑا رہے تھے۔

شاہ تاج نے گردن کڑا کر ان کی پشت دیکھی۔چہرے پر آئی لٹیں کان کے پیچھے اڑسے اور ڈریسنگ روم کی طرف مڑ گئی۔

تارا نے گردن اونچی کر کے کھڑکی سے اندر جھانکنے کی کوشش کی جہاں وزیر سر جھکائے میز پر جھکے ہوئے تھے۔ان کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر میز پر گرا تھا۔تارا تشویش سے انہیں دیکھ رہی تھی جب شاہ تاج نے انہیں کندھے سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے سیٹ پر بٹھایا۔تارا حیران پریشان شاہ تاج کے تاثرات دیکھ رہی تھی جو اس لمحے خونخوار بھیڑیے کے مانند تھے۔وزیر حق دق بیٹھے بے یقینی سے شاہ تاج کی آنکھوں میں اجنبیت دیکھ رہے تھے جب انہوں نے جھٹکے سےڈکٹ ٹیپ سے وزیر کا بایاں ہاتھ سیٹ کے ہتھے سے باندھا تھا۔

تارا حیرت سے آنکھیں پھیلائے وزیر کو احتجاج کرتا ہوا دیکھنے لگی جن کے بائیں ہاتھ کے دھکوں کو سہتے ہوئے شاہ تاج پوری طاقت لگاتی ان کا دوسرا ہاتھ بھی کرسی کے بائیں ہتھے سے باندھ چکی تھی۔

"اب سنو۔"شاہ تاج اپنے ہاتھ کا دباؤ ان کے کندھے پر ڈالتے ہوئے ان پر جھکی تھی۔"ہاں میں نے گناہ کیا ہے اور اس پر مجھے تم نے اکسایا تھا،تمہاری ماں نے اور لوگوں نے۔اگر آج میں میلی ہوں تو اس میں تم سب کا قصور ہے۔میں بانجھ نہیں تھی وزیر بانجھ تم تھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہ تاج کے الفاظ وزیر کو کوڑے کی طرح لگے۔یہ کیسی بارش تھی جو انکشافات اپنے ساتھ لا رہی تھی۔تارا سننے کی پوری کوشش کرنے لگی مگر شاہ تاج کی دھیمی آواز اس تک نہیں پہنچ رہی تھی صرف اس کے چہرے کے چٹیلے تاثرات تھے جو تارا کو خوف میں مبتلا کر رہے تھے۔بارش کی ننھی بوندیں تارا پر بھی پڑ رہی تھی۔

"تمہاری ماں نے بہت کوشش کی کہ تمہاری دوسری شادی ہوجائے اور میں ہر ممکن کوشش کر کے رشتہ ہونے سے روک دیتی تھی مگر افسوس وہ جان نہ سکی کہ ان کا اپنا بیٹا ہی باپ بننے کے قابل نہیں تھا۔اگر میں تمہیں بتا دیتی تمہاری حقیقت تو کیا تم مجھے طلاق دیتے کہ جاؤ تم دوسری شادی کر لو؟"شاہ تاج ان کے زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے غرا رہی تھی۔

" کبھی نہیں۔تب تمہاری ماں پتا ہے کیا کرتی۔مجھے چپ کرواتی کیونکہ تم مرد ہو اور مرد میں کیسے کوئی کمی ہوسکتی ہے یہ تو ہم عورتیں ہیں جو شوہر کے نقص کو بھی چھپاتی ہیں۔خیر میں اتنی بیوقوف بھی نہیں تھی کہ دولت کو ہاتھ سے جانے دیتی۔سو مسٹر وزیر رزاق۔"انکی چھاتی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ ہاتھ شرٹ کے کالر تک لے آئی اور یک دم اسے کسا۔

وزیر گھٹ گھٹ کر سانس لینے لگے۔

"سائنس ترقی کر چکی ہے۔میں نے ایک انگریز ڈاکٹر کے توسط سے ایک انگریز اسپرم ڈونر کو تلاشا اور حمدان کو کنسیو کیا۔اسی لیے میرے بیٹے کے نقوش میں ایسٹرن اور ویسٹرن ٹچ ہے۔کوئی بھی اس پر دوسری نظر ڈالنا نہیں بھولتا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

ان کے کالر پر ہاتھ کی گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے شاہ تاج سیدھی کھڑی ہوگئی۔کچھ دیر پہلے کا خوف عنقا ہوچکا تھا۔

"غلیظ عورت۔"وزیر نے کھانستے ہوئے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"میں تمھیں چھوڑوگا نہیں۔طلاق دونگا اور تمھیں تمھارے بیٹے سمیت جیل میں ڈلواؤگا۔دھوکے باز۔"ڈکٹ ٹیپ سے نورا کشتی کرتے ہوئے وزیر چیخے تھے۔

تارا بے دم سی بیٹھی شاہ تاج کو پتلے سے گلوز چڑھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔بارش مدھم ہوچکی تھی۔وہ کیوں ایسا کر رہی ہے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔تیز ہوا بہت شور پیدا کر رہی تھی۔

"تمھیں کیا لگا تھا کہ یہ راز کیوں اتنے سال سینے میں دفن رکھا؟"انہوں نے کہتے ہوئے جگ سے گلاس میں پانی دھار کی صورت ڈالنی شروع کی۔،"تمھیں محفوظ رکھنے کے لیے۔میں تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی مگر چونکہ تم میرے لیے خطرہ ہو سو خطرے کو بروقت eliminate کرنا چاہیئے۔"انہوں نے جگ میز پر رکھا اور ٹیبلٹس کی شیشی کا ڈھکن کھولا۔

"کیا مطلب؟"وزیر پہلے دفعہ گھبرائے تھے۔

"میں تمھاری بیوہ بننا چاہتی ہوں۔"انہوں نے مسکرا کر شیشی سے گولیاں ہتھیلی پر گرانا شروع کی۔

تارا کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہونا شروع ہوگئے تھے۔اس نے شاہ تاج کے منہ سے بیوہ کا لفظ سن لیا تھا۔**(بیوہ؟کیا مالکن اپنے شوہر کا قتل کرنے جا رہی ہیں،مگر کیوں؟)**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"کتنا گناہ گار کروگی خود کو؟اچھا،اچھامیں۔۔۔میں خاموش رہونگا۔"انہوں نے موت سے خوفزدہ ہو کر پینترا بدلا تھا۔

شاہ تاج نے رک کر انکاچہرہ دیکھا تھا جو موت کے خوف سے سفید پڑا تھا۔"وقت گزر چکا ہے۔"

شیشی میز پر رکھتے ہوئے وہ وزیر کے قریب کھڑی ہوگئی۔وزیر لب آپس میں پیوست کیے سر دائیں سے بائیں ہلا رہے تھے۔شاہ تاج نے زچ ہو کر ان کے بائیں جانب آپریشن والی جگہ اپنی انگلیوں سے ان کا زخم کھرچا تھا'وزیر کے منہ سے کراہ نکل گئی۔وزیر کا جبڑا سختی سے پکڑ کر انہوں نے پوری شیشی کی گولیاں ان کے منہ میں ڈالی اور گلاس اٹھا کر ان کے لبوں سے لگا لیا۔

تارا ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جمائے 'کانپتے ہوئے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔شاہ تاج مکروہ چہرے کے ساتھ انکے لبوں سے گلاس لگائے پانی انڈیلے جا رہی تھی۔وزیر کی آنکھیں شدتِ تکلیف سے باہر ابلنے کو تھی۔شاہ تاج نے ہتھیلی سختی سے وزیر کے ہونٹوں پر جما دی تاکہ وہ قے نہ کر سکے۔

وزیر گولیاں نگلنا نہیں چاہتے تھے مگر گولیاں اتنی تعداد میں تھی کہ انہیں سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ہونٹ شاہ تاج کی سخت گرفت میں تھے وہ کب تک زبان کے سہارے گولیوں کو روک پاتے۔نا چاہتے ہوئے انہوں نے گولیاں نگلی اور ناک سے پھنسی پھنسی سی سانس لی۔شاہ تاج نے تسلی کے لیے زرا سا منہ کھولا اور زبان خالی دیکھ کر پیچھے ہٹ گئی۔وزیر نے نڈھال ہوتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"یہ وقت آنا ہی تھا۔میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ اگر ایسا وقت آگیا تو کیا کرونگی۔اور سوچتی تھی کہ نہ آیا تو۔۔۔"پیچھے ہٹتے ہوئے انہوں نے اپنے گیلے گلوز سے ٹپکتے پانی کے قطروں کو جھاڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وزیر نقاہت سے سر جھکائے بڑبڑا رہے تھے۔ان کے بائیں جانب سے شرٹ خون سے رنگین ہونا شروع ہوگئی تھی۔

"تمہارا وہ ڈاکٹر ساتھی۔اس کو جعلی ثابت کرنا ہے۔"وہ کمرے میں ٹہلتے ہوئے'پہلوں پر ہاتھ رکھے مستقبل کاپلان بنا رہی تھی۔،"اور تمہاری ڈیتھ کو حادثاتی بنانا ہے۔"

"میں تمہیں معاف نہیں کرونگا۔میں نے ساری زندگی تم سے وفا نبھائی اور تم نے کیا کیا۔"وزیر نحیف سی آواز میں شکایت کر رہے تھے۔

تارا کانپتے ہاتھوں کو آپس میں پیوست کیے کھڑکی سے نیچے جھک گئی تھی۔اس میں مزید کچھ بھی دیکھنے کی سکت باقی نہ رہی تھی۔وہ ایک ہی پوز میں بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی۔لرزتے پیروں کو بائیں جانب موڑنے کی کوشش میں گملے آپس میں ٹکرا گئے۔تارا وہی مجمند ہو کر رہی گئی۔گملے ٹکرانے کی وجہ سے شور پیدا ہوا تھا جس نے شاہ تاج کی توجہ بالکونی کی جانب موڑی تھی۔

"کون ہے؟"شاہ تاج نے گھبرا کر اونچی آواز میں پوچھا۔

تارا لب آپس میں پیوست کیے گملے کو دیکھ رہی تھی جو دیوار کے سہارے ایسے کھڑا تھا کہ چھونے پر بھی گر جاتا۔دل خوف سے بند ہو رہا تھا۔وہ شاہ تاج کا شیطانی روپ دیکھ چکی تھی۔وہ اسکی شیطانیت کے بھینٹ نہیں چڑھنا چاہتی تھی۔

"کون ہے وہاں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہ تاج چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی احتیاط سے بالکونی کی طرف بڑھ رہی تھی۔وزیر سر جھکائے نیم غنودگی کی کیفیت میں تھے۔

تارا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے دھڑکتے دل کو کانوں میں بجتے سن رہی تھی۔شل ہوتی ہتھیلیاں ٹائلز کے فرش پر جما رکھی تھی۔

شاہ تاج نے آہستہ سے گلاس ڈور ہٹایاتو ہوا کا تھپیڑا ان کے چہرے سے ٹکرایا۔انہوں نے قدم باہر رکھا تو کمرے کی کھڑکی کے پاس فرش پر تارا آنکھیں بند کیے پسینے میں شرابور بیٹھی نظر آئی۔

"شٹ۔"شاہ تاج نے زور سے آنکھیں میچی۔

تارا بدستور آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی جب اس نے اپنے کندھے پر کسی کا دباؤ محسوس کیا۔آنکھیں کھولتے ہی وہ خوف سے چیخنے لگی تھی کہ شاہ تاج نے اس کے ہونٹوں پر سختی سے اپنا دایاں ہاتھ جمایا۔

تارا گہرے گہرے سانس لیتی شاہ تاج کی سرخ آنکھیں دیکھ رہی تھی۔

"آؤ اندر آؤ۔"

تارا کو یقین نہیں آیا کہ کچھ دیر پہلے کی کرخت عورت اتنی نرمی سے اسے اندر بلا رہی ہے۔

شاہ تاج نے مسکرا کر اسے بازو سے سہارا دیتے ہوئے اٹھایا۔تارا مرے مرے قدموں کے ساتھ بالکونی سے کمرے کے اندر داخل ہوئی۔اسنے گردن موڑ کر وزیر کی طرف دیکھا جن کا سر ڈھلکا ہوا تھا اور منہ سے سفید جھاگ نکل رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیٹھو۔"بیڈ کے قریب راکنگ چیئر پر بٹھاتے ہوئے خود اس کے قدموں میں بیٹھ گئی۔تارا نے فوراََ پاؤں سمیٹے۔

"کیا کچھ دیکھا تم نے؟"اس کے گود میں رکھے ہاتھوں پر اپنے ٹھنڈے ہاتھ کا دباؤ ڈالتے ہوئے شاہ تاج نے نرمی سے پوچھا۔

اس کے ہاتھ کا دباؤ اسکے لہجے کی نرمی کے برعکس سخت تھا۔تارا نے گھبرا کر سر نفی میں ہلایا۔

"کچھ سنا؟"

تارا نے گھبرا کر سر نفی میں ہلایا۔

"میں کچھ نہیں کہونگی۔شاہ تاج زبان کی پکی عورت ہے۔جاؤ جان کی امان پائی۔"

تارا زور زور سے سر ہلاتے ہوئے اٹھی تھی کہ شاہ تاج نے اسے دھکا دیتے ہوئے پھر سے بٹھایا۔

"جان کی امان پائی ہے۔اب جو کہوگی اس پر تمہاری جان محفوظ رہے گی۔سچ سچ بتاؤ۔"

"اللہ کی قسم۔"تارا نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔گال پر آنسو گرا تھا۔"میں نے کچھ نہیں سنا۔"

"مگر دیکھا تو ہے!"شاہ تاج نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"میں کچھ نہیں بتاؤگی۔اللہ کی قسم،میرے ابا کی قسم۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مان لیا۔"میز کی طرف جاتے ہوئے انہوں نے نرمی سے کہا۔"اب تم گھر والوں سے پتا ہے کیا کہو گی۔جو کہونگی وہی کہوگی،نا؟"میز کے قریب رکتے ہوئے انہوں نے ڈکٹ ٹیپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہی کہونگی۔"تارا نے ہراساں نظروں سے شاہ تاج کے ہاتھوں میں ڈکٹ ٹیپ دیکھا تھا۔

"تو پھر تم کہوگی کہ کوئی نقاب پوش بالکونی کے ذریعے اندر کودا تھا۔تم گملوں کو بارش سے بچانے کے لیے شیڈ کی طرف لا رہی تھی۔"شاہ تاج کہتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے قریب آرہی تھی۔"تمہیں یرغمال بنا کر وہ کمرے میں آیا۔وزیر رزاق بیٹیوں کی بہت عزت کرتے تھے،مجھے ایسی حالت میں دیکھ کر گھبر اگئے اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا تم کرسی پر بیٹھو پھر بتاتا ہوں۔"

وہ چلتے ہوئے تارا کے قریب کھڑی ہوگئی۔تارا سانس روکے کبھی اسے دیکھتی ،کبھی ڈکٹ ٹیپ کو۔

"وہ بیٹھ گئے۔اس نقاب پوش نے انگریزی میں کچھ ڈیل ،ڈیل کے لفظ کہے،شاید کوئی معاملات طے کرنا چاہتے ہو۔مالک اڑے رہے۔تو اس شخص نے وزیر صاحب پر تشدد کیا۔میں نے شور مچایا تو۔۔"شاہ تاج خاموش ہوگئی۔"خیر تمہاری کور اسٹوری بھی ہے میرے پاس۔مجھے بچانے کے لیے وہ آگے آئے تو نقاب پوش نے ان کی آپریشن والی جگہ پر لات ماری۔ان کا خون بہنا شروع ہوچکا تھا ۔اس نقاب پوش نے صاحب کو کرسی سے باندھ دیا۔صاحب کے منہ میں زبردستی گولیاں بھری۔الماری سے زیور اٹھا کر کندھے پر لادے بیگ میں رکھے اور میری طرف آیا۔میں کرسی پر سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔"

شاہ تاج نے رک کر تارا کو دیکھا۔"لکھنا جانتی ہو؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اردو لکھ سکتی ہوں۔"

"گڈ۔"شاہ تاج نے جھٹکے سے اسکی دونوں کلائیاں پکڑ کر وزیر کی طرح راکنگ چیئر کے ہتھوں سے چپکا دیں۔

"مالکن۔آپ نے جو کہا میں وہی کہونگی۔"تارا مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔،"مجھے نہیں مرنا۔"

"تمہیں مار کون رہا ہے۔"

شاہ تاج کی برف جیسی سرد آواز نے تارا کے مچلتے وجود کو برف بنا دیا تھا۔گیلی آنکھوں سے وہ شاہ تاج کا کریہہ چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"اپنی سائیڈ کی اسٹوری سنو۔"وہ کہتے ساتھ ہی مڑی اور بیڈ سائیڈ ڈرار سے پین نکالا۔

ہاتھ عقب کی طرف لے جاتے ہوئے وہ تارا پر جھکی۔،"تم کہوگی کہ تمہیں کرسی سے باندھ دیا اور چونکہ تم اس موقع کی عینی گواہ تھی تو تمہاری زبان کاٹ کر ساتھ لے گیا۔"

تارا کی ساری حواس یک دم جاگیں۔اسکے کانوں نے کیا سنا تھا؟ایسے لگا جیسے اسے بچانے کی جھوٹی امید دلاتے دلاتے کسی نے اسے کے- ٹو کے پہاڑوں سے دھکا دے دیا ہو۔

"مال۔۔۔کن "اس کے لب بمشکل پھڑ پھڑائے تھے۔

شاہ تاج نے مسکرا کر پین کا کیپ نیچے گرایا۔تارا کی زبان جیسے تالو سے چپک گئی تھی۔ہر چیز جیسے سلو موشن میں ہو رہا تھا۔یک دم شاہ تاج نے تارا کو جبڑوں سے پکڑ کر زبردستی زبان باہر کھینچی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تارا گھٹا گھٹا چیختی رہی، مچلتی رہی مگر شاہ تاج ان سنی کیے اس پر ظلم کے پہاڑ توڑتی رہی۔ہر لگتی چھری کی کاٹ تارا کو ہزار حصوں میں بانٹ دیتی تھی۔تارا کا منہ خون سے بھر گیا تھا، آنکھیں درد سے ابل رہی تھی۔کپڑے خون سے رنگے جا رہے تھے۔وہ درد سے گھٹا گھٹا چیختی رہی جب جھٹکے سے شاہ تاج نے ہاتھ کھینچا تھا۔تارا تھک کر چیئر کی پشت سے لگ گئی تھی۔تکلیف برداشت سے باہر تھی۔چہرہ پسینے اور خون سے رنگا گیا تھا۔وہ گوشت کا ٹکڑا جس سے گناہ بھی کمایا جاتا ہے اور ثواب بھی، شاہ تاج دلیری سے پکڑے کھڑی تھی۔تارا درد سے غنودگی میں جانے لگی تھی۔

وہ اس بھیانک حقیقت کو خواب بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کراچی پر وسط جنوری ٹھنڈی اتر رہی تھی۔پچھلے رات چھاجوں چھاج مینہ برسا تھا۔کراچی کی بیشتر گلیاں پانی سے بھر گئی تھی مگر صبح سنہری اتری تھی۔منتہا سارا دن جوش سے کام کر رہی تھی۔چہرے کی مسکان نیوز چینل میں کام کرتے لوگوں سے مخفی نہیں تھی۔رات کو بارہ بجتے ہی نا ختم ہونے والا سالگرہ کا وش شروع ہوجانا تھا۔یہ ابا میاں کی عادت تھی کی بیٹیوں کے سالگرہ پر ان کی خواہش پوچھتے جسے وہ ہر حال میں پورا کرتے تھے۔کچھ سالوں سے پیسوں کی تنگی کے باعث عمرے کے لیے جمع کی گئی رقم خرچ ہوجاتی تھی۔منتہا کو جتنی سیلری ملتی تھی وہ منتہا اپنے بینک میں جمع کرتی تھی۔وہ اب اس قابل تھی کہ ان پیسوں سے ماں باپ کو عمرہ کرا سکے۔گو کہ ابا میاں انکار کردینگے مگر سالگرہ کے دن کی جانے والی خواہش وہ نہیں ٹالتے تھےاور آج وہ اپنے لیے نہیں ابا میاں کے لیے ان سے کچھ مانگے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

بلیک ٹرٹل نیک پر سفید منی کوٹ اور بلیک جینز پہنے،بالوں کو اونچے جوڑے میں باندھے جن سے چھوٹے بال آزاد ہو کر کبھی گردن پر، کبھی گال پر جھول رہے تھے۔ہلکے میک اپ اور کانوں میں بھاری سلور رنگ کے ٹاپس پہنے، وہ حسین لگ رہی تھی۔یشفین کی مشکوک حرکتیں منتہا کو سرپرائز پارٹی کا عندیہ دے رہی تھی۔یشفین اور فارض وقت سے پہلے ہی رات کے سات بجے نکل گئے تھے۔عام دنوں میں منتہا ان کو روک کر پوچھ گچھ کرتی مگر اس نے جان بوجھ کر انہیں نہیں روکا۔اگر وہ سر پرائز دینا چاہتے ہیں تو انکار کون کر رہا ہے۔

ٹھیک دس بجے یشفین کا گھر آجانے کا پیغام پڑھ کر منتہا جلدی سے کام نمٹانے لگی۔

پرائم نیوز کی بلڈنگ سے زرا دور ،نیم کے درخت تلے منتہا بے چینی سے موبائل دائیں بائیں ہلا رہی تھی۔سڑک خالی تھی اور بلڈنگ کی کھڑکیوں سے جھانکتی روشنی سڑک کو روشن کرنے کے لیے ناکافی تھی۔زچ ہو کر منتہا نے فضا میں گہرا سانس خارج کیا اور سڑک پر نظر دوڑانے لگی۔

زرد لائٹس نے سڑک کو روشنیوں میں نہلا دیا تھا۔آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے منتہا دو قدم پیچھے ہٹی اور چندھیائی آنکھوں سے قریب رکتے ویگو کو دیکھا۔

ضرار نے کھڑکی نیچے کر کے زرا جھک کر منتہا کو دیکھا تھا۔

"آؤ بیٹھو۔"

"ٹیکسی بلوائی ہے ،بس آنے والی ہے۔"منتہا نے ایک بار پھر موبائل اسکرین پر ٹائم دیکھا۔

"کینسل کردیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group)

"کینسل کردوں؟"منتہا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو پر سکون بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔"نیگیٹو چارجز پڑ جائے گے۔"

"میں پے کر دونگا۔"

"میں کیوں آپ کے ساتھ جاؤں۔"منتہا نے کچھ جھجکتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹیکسی والا آپکا رشتہ دار ہے؟"ضرار کے سوال نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔منتہا نے بغیر شرمندہ ہوئے رائیڈ کینسل کر دی۔

"میں پیچھے بیٹھو گی۔"

"میں ڈرائیور کب سے ہوا؟"

"میں احتیاطاً پیچھے بیٹھ رہی ہوں۔"منتہا نے اسکی تصیح کی۔

"ایک کام کریں یہ درخت کے پاس کافی بڑے بڑے پتھر دیکھے ہیں میں نے۔تین چار بیگ میں جمع کر لیں اگر ضرورت پڑی تو میری دونوں آنکھیں پھوڑ دیجیے گا۔"

ضرار کے مشورے کو منتہا نے نہایت سنجیدگی سے لیا تھا جبکہ ضرار ابرو اچکائے حیرانی سے اسے زمین سے بڑے بڑے پتھر اچک کر بیگ میں رکھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ضرار نے گہرا سانس بھر کر کہنی کھلے ہوئے ونڈو کے کنارے پر جما دی اور منتہا کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

ضرار بلیک ڈریس شرٹ میں ملبوس تھا جس کے بازو کہنیوں تک فولڈ تھے۔

منتہا نے کن اکھیوں سے سنجیدہ بیٹھے ضرار کو دیکھا اور یشفین کو ٹیکسٹ کرنے لگی۔

"میں سر ضرار کے ساتھ آ رہی ہوں۔" میسج بھیج کر منتہا کھڑکی سے باہر سیاہ سڑکوں کو دیکھنے لگی جب اسکا گود میں رکھا فون تھرتھرایا تھا۔

"یعنی کہ جہاز میں آ رہی ہو۔" منتہا زیر لب مسکرائی تھی جب گاڑی جھٹکے سے رکی تھی۔

"یہ کیا ہوا؟" ڈیش بورڈ پر ہتھیلیاں رکھے منتہا نے حیرت سے ضرار کی طرف دیکھا۔

"آپ کو اغوا کرنے کا پلان ہے اسی لیے گاڑی روکی ہے۔" روکھا سا جواب دیتے ہوئے ضرار سر جھٹک کر باہر نکلا تھا۔

ماتھے پر بل ڈالے منتہا دروازہ کھول کر گاڑی سے اتری اور بونٹ کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف کے ٹائر کے پاس رکی۔

"کر لیں تسلی۔ ٹائر پنکچر ہوا ہے۔" ضرار ہاتھ جھاڑتا ہوا کھڑا ہوا تھا۔

منتہا پر ڈھیروں پانی پڑا تھا، "ٹائر بدلنا آتا ہے؟"

"نہیں۔ میں ناکارہ ہوں مجھے تو بس اغوا کرنا آتا ہے۔"

منتہا کا خون جلاتے ہوئے وہ مڑا تھا کہ بونٹ سے ٹکرانے کی آواز پر وہ فوراً مڑا تھا۔ منتہا ساکت آنکھوں سے بونٹ سے پھسلتے ہوئے نیچے گری تھی۔

"منتہا۔" ضرار تشویش سے آگے بڑھا تھا کہ اسے اپنی سر کی پشت پر ضرب محسوس ہوئی تھی۔ جیسے کسی نے کوئی وزنی شے ماری ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ضرب اس قدر شدید تھی کہ ضرار چکراتے ہوئے گاڑی کے سہارے بمشکل کھڑا رہ پایا تھا۔سر جھٹکتے ہوئے اس نے چکراتے سر کے ساتھ نقاب پوشوں کو منتہا کو اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ضرار تکلیف بھلائے فوراََ سے آگے بڑھا تھا اور ایک نقاب پوش کو کالر سے پکڑ کر زمین پر پٹخا تھا۔بوٹ سے اسکے منہ پر ٹھوکر مارتے ہوئے ضرار اس پر جھکا تھا،نقاب کھینچتے ہوئے ماتھے تک لایا تھا کہ گردن میں سوئی سی چبھتی محسوس ہوئی تھی۔

ہاتھ بے جان ہو کر پہلو میں گرے تھے،وہ گھٹنے کے بل زمین پر گرا تھا اور توازن کھوتے ہوئے منہ کہ بل مٹی پر گر گیا تھا۔آخری شے جو اسے یاد تھی وہ مٹی کے ذرات کا سانس کے ذریعے اس کی ناک میں جانا تھا۔

✂✂✂✂

جاری ہے

(اگلی قسط پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں۔۔

جس کا لنک ہر پیج کے آخر میں دے دیا گیا ہے)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2